عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۱۸ تا ۲۶ر صفر المظفر ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ر جنوری ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۴

گستاخانِ رسول اور اُن کا انجام

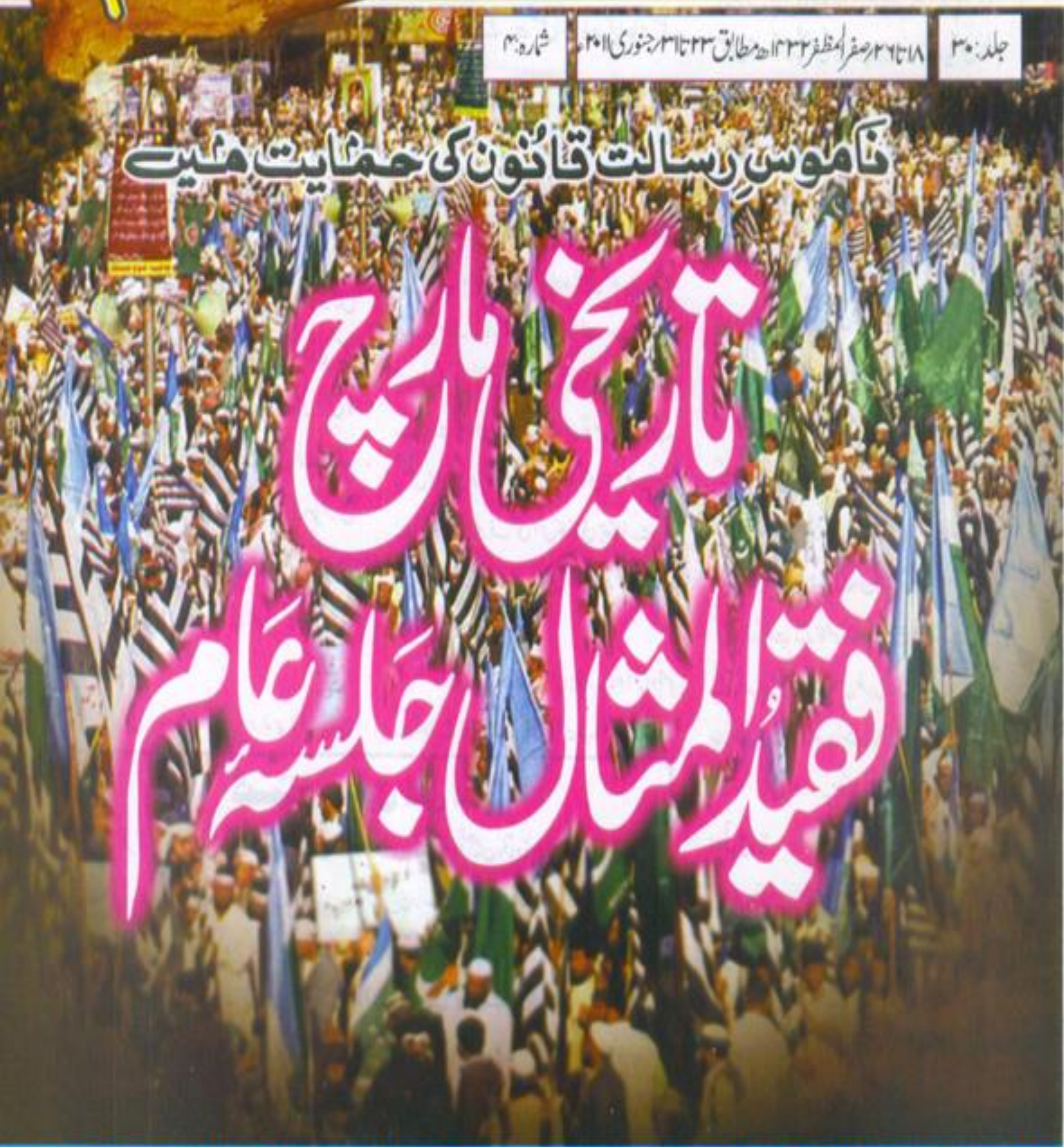

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

غیر مسلم کی پکڑی ہوئی مچھلی کا حکم

ف خان، متحدہ عرب امارات

س:.... اگر کوئی غیر مسلم سمندر سے مچھلی پکڑ کر لے آئے تو کیا وہ حلال ہے؟ یعنی غیر مسلم (قادیانی نہیں) کے ہاتھ کی پکڑی ہوئی مچھلی حلال ہے یا نہیں، کیونکہ مچھلی ذبح نہیں کی جاتی ہے؟

ج:.... اگر یقین ہو کہ اس غیر مسلم نے سمندر یا دریا سے زندہ مچھلی پکڑی تھی جو بعد میں مری ہے تو وہ حلال ہے، کیونکہ غیر مسلموں کے ہاں پانی میں اپنی موت مر جانے والی مچھلی جس کو تافی کہتے ہیں وہ بھی کھانے کے قابل ہے، جبکہ مسلمانوں کے ہاں پانی میں اپنی موت مر کر سطح سمندر پر آجانے والی مچھلیاں حلال نہیں ہیں۔ الغرض غیر مسلموں کی پکڑی ہوئی مچھلیاں بھی حلال ہیں۔

س:.... کیا بغل اور زیر ناف بال صاف کرنے سے غسل جنابت فرض ہوتا ہے؟

ج:.... جی نہیں، بغل اور زیر ناف کے بال صاف کرنے سے غسل جنابت کیا عام غسل بھی نہیں ہے۔

س:.... یہ شخص ہر جمعہ کو باقاعدگی سے انٹرنیٹ پر "آپ کے مسائل اور ان کا حل" اسلامی صفحہ پڑھتا ہے، اس لئے اگر آپ جلد از جلد اخبار میں جواب دیں تو اسے زیادہ یقین ہو جائے گا، چونکہ یہ مسئلہ اخبار میں ہوگا اور اخبار سب پڑھتے ہیں اور پھر اگر ہو سکے تو ساتھ ہی اس بھیانک وہم سے نجات کا کوئی وظیفہ بھی بتا دیں تو مہربانی ہوگی۔ یہ شخص اچھا پڑھا لکھا انسان ہے، اچھی ملازمت کرتا ہے اور نیکی کی طرف بھی اس کا کافی جھکاؤ ہے۔ جلد ہی اخبار میں جواب دیں تو زیادہ اسے زیادہ تسلی ہوگی۔

ج:.... اللہ تعالیٰ اس بیچارے کو اس وہم سے بچائے اور شفائے کامل نصیب فرمائے۔ سچ بات یہ ہے کہ وہم کا علاج لقمان حکیم کے پاس بھی نہیں تھا۔ اگر یہ شخص کسی کو اپنا بڑا مان لے یا کسی عالم دین کو قابل اعتماد سمجھ لے اور اس کی بات اور فتویٰ کو مستند قرار دے تو ان شاء اللہ اس کا مرض جاتا رہے گا ورنہ وہ ساری زندگی اسی وہم کی اذیت ناک جہنم میں لوٹ پوٹ ہوتا رہے گا۔

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

جمعہ کے دن ظہر نہیں ہوتی

شیری، کوئٹہ

س:.... جمعہ کی نماز کے بعد ظہر کی نماز کیسے ادا کی جاتی ہے؟

ج:.... جمعہ کی نماز کے بعد ظہر کی نماز نہیں ادا کی جاتی، کیونکہ جمعہ کے دن جمعہ کے دو فرائض جمعہ کی چار رکعت کے قائم مقام ہوتے ہیں، البتہ جمعہ کے بعد چھ سنن موکدہ اس طرح ہوتے ہیں کہ پہلے چار سنت اور پھر دو رکعت سنت ادا کئے جاتے ہیں۔

س:.... یہ موکدہ اور غیر موکدہ نماز کیا ہوتی ہیں؟

ج:.... سنت موکدہ وہ ہوتی ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اہتمام سے ادا فرمایا ہو اور سنت موکدہ چھوڑنے پر وعید ہے اور سنن غیر موکدہ وہ ہوتی ہیں جن کو کبھی ادا فرمایا اور کبھی چھوڑ دیا، ان کے چھوڑنے پر وعید نہیں ہوتی۔

گستاخ رسول کی سزا

قرآنی نصوص، احادیث مبارکہ، عمل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، فتاویٰ ائمہ اور اجماع امت سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب گستاخ رسول کی سزا قتل ہے، اس کی معافی کوئی قبول نہیں کیا جائے گا، جبکہ آج بعض روشن خیال مسلمان کہتے ہیں کہ چاند پر تھوکنے سے چاند کی حیثیت کم نہیں ہو جاتی۔ کافر تو اپنے نبیوں کی بھی عزت نہیں کرتے، انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے۔ حالانکہ دنیاوی زندگی میں ان کے اصول مختلف ہیں، اگر کوئی ان کے باپ کو گالی دے تو لڑنے مرنے کو تیار ہو جائیں گے مگر دینی حمیت سے عاری ہیں۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری　　صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی　　مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۰　　۱۸ تا ۲۴ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ جنوری ۲۰۱۱ء　　شمارہ: ۴

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

منصب و رفعت نگری میں پوپ بینی ڈکٹ کی

قانون ناموس رسالت کے بارہ میں ہرزہ سرائی	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفی
تاریخی مارچ فقید المثال جلسہ	۷	رپورٹ: عبداللطیف
گورنر پنجاب کا سانحہ قتل	۱۰	مولانا محمد ازہر مدظلہ
ناموس محمد ﷺ کی حفاظت	۱۲	حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور تحفظ ختم نبوت	۱۴	مولانا ریاض احمد صدیقی
مرزا قادیانی... اپنی تحریروں کے آئینہ میں	۱۸	حافظ محمد جنین احمد
گستاخان رسول اور ان کا انجام	۲۰	ابن عمر فاروقی
رحمت للعالمین ﷺ	۲۲	مولانا سید محمد واضح رشید ندوی
خبروں پر ایک نظر	۲۶	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری　مطبع: القادر پرنٹنگ پریس　طابع: سید شاہد حسین　مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

صحابہ کرامؓ کے زُہد کا بیان

اسباب اور توکل

"وَرَع" کا مفہوم اُوپر کی حدیث میں عرض کرچکا ہوں، یعنی نہ صرف ناجائز چیزوں سے پرہیز کرنا بلکہ مشتبہ اور کھٹک والی چیزوں سے بھی احتراز کرنا۔ اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ وَرَع اور پرہیزگاری کا مقام سب اُمورِ خیر سے بلند ہے، پرہیزگاری کے برابر کوئی چیز نہیں۔

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پاک کھانا کھایا، اور سنت کے مطابق عمل کیا، اور لوگ اس کے شر اور ایذاؤں سے محفوظ رہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بات تو آج لوگوں میں بہت ہے۔ فرمایا: میرے بعد بھی کئی زمانوں تک رہے گی۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۷۵)

حلال کھانا، سنت پر عمل کرنا اور لوگوں کو اپنی ایذاؤں سے بچانا، یہ تین عمل ایسے ہیں کہ گویا پورا دین ان میں سمٹ آتا ہے، کسی کو اللہ تعالیٰ ان اُمور کی توفیق عطا فرمادیں تو اس کے جنتی ہونے میں کیا شبہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔

"حضرت معاذ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر دیا، اور اللہ تعالیٰ کی خاطر روکا، اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کی، اور اللہ تعالیٰ کی خاطر بغض رکھا، اور اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر رشتہ دیا، اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۷۵)

مطلب یہ کہ اس کے تمام معاملات اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تھے، کسی کو کچھ دیا تو محض اللہ تعالیٰ کے لئے، نہ دیا تو بھی اللہ تعالیٰ کے لئے، کسی سے محبت رکھی تو محض اللہ تعالیٰ کے لئے، اور کسی سے بغض رکھا تو بھی اللہ تعالیٰ کے لئے، حتیٰ کہ کسی کو رشتہ دیا تو وہ بھی محض رضائے الٰہی کے لئے، ایسے شخص کا ایمان کامل ہے کہ اس میں للّٰہیت ہی للّٰہیت ہے، اس کا کوئی کام بھی ہوائے نفس اور کسی ذاتی و دنیوی مفاد کے لئے نہیں۔

جنت کے درختوں کی شان

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جنت میں ایک درخت ایسا ہوگا کہ سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے گا، تب بھی اس کو قطع نہیں کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: قرآن کریم میں جس "لمبے سائے" کا ذکر ہے وہ یہی ہے۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۷۵)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: بے شک جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ (تیز رفتار گھڑ) سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے گا (تب بھی اسے ختم نہیں کرسکے گا)۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۷۵)

ان احادیثِ طیبہ کے بارے میں چند اُمور لائقِ توجہ ہیں:

اوّل:... ان احادیث میں قرآن کریم کی آیت: "وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ" کا حوالہ دیا گیا ہے، اس کی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

تشریح یہ ہے کہ سورۂ واقعہ میں حق تعالیٰ شانہ نے ذکر فرمایا ہے کہ قیامت کے دن انسانوں کی تین قسمیں ہوں گی، ("وَکُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً" الواقعہ) ایک "السابقون" (جن کا لقب دوسری جگہ "اَلْمُقَرَّبُوْنَ" رکھا ہے)، دوسری جماعت "اصحاب الیمین" اور تیسری "اصحاب الشمال" اس کے بعد تینوں کے انجام اور اُخروی حالات کو الگ الگ ذکر فرمایا ہے، "اصحاب الیمین" کے بارے میں فرماتے ہیں:

"وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ۔ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ۔ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ۔ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔ وَّمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ۔ وَّفَاکِهَةٍ کَثِیْرَةٍ۔ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ۔ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ۔"

(الواقعہ:۲۷-۳۴)

ترجمہ:... "اور جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں، وہ ان باغوں میں ہوں گے جہاں بے خار بیریاں ہوں گی، اور تہ بہ تہ کیلے ہوں گے، اور لمبا لمبا سایہ ہوگا، اور چلتا ہوا پانی ہوگا، اور کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان کی روک ٹوک ہوگی، اور اُونچے اُونچے فرش ہوں گے۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

دوم:... آیتِ کریمہ: "وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ" میں جنت میں سائے کے ہونے کا ذکر ہے، اور بھی متعدد آیاتِ کریمہ میں جنت میں سائے کا ذکر ہے، اس پر کسی کو یہ اشکال ہوسکتا ہے کہ سایہ تو دُھوپ کے مقابلے میں ہوتا ہے، جنت میں دُھوپ ہی نہیں ہوگی جیسا کہ ارشاد ہے: "لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا" (الدہر:۱۳) تو وہاں سایہ کیسے ہوگا؟ جواب یہ ہے کہ جنت میں اگرچہ دُھوپ نہیں ہوگی تاہم جنت کی فضا میں نور ہی نور ہوگا، جو کیفیت کہ طلوعِ آفتاب سے چند منٹ پہلے ہوتی ہے، جنت میں کچھ اسی طرح کی کیفیت ہمیشہ رہا کرے گی۔ اسی کو سائے سے تعبیر فرمایا گیا ہے، یوں بھی سایہ ہمیشہ دُھوپ کے مقابلے میں نہیں ہوتا۔ (جاری ہے)

اداریہ

مولانا محمد اعجاز مصطفی

متعصب اور تنگ نظر عیسائی پوپ بینی ڈکٹ کی

قانون ناموس رسالت کے بارہ میں ہرزہ سرائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

آج کی دنیا قرآنی ہدایات، اسلامی تعلیمات اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے پہلوتہی کی بنا پر فتنہ، فساد، ظلم و بربریت، قتل و غارت، بے غیرتی و بے حیائی اور بے دینی و بے راہ روی کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ اخلاقی پستی آخری حدوں کو چھو رہی ہے، دنیا کی محبت اپنی انتہاء کو پہنچ گئی ہے، ان حالات میں ایک مسلمان کی عزت و حرمت، توقیر و تعظیم اور رعب و دبدبہ غیروں کے دلوں سے جاتا رہتا ہے، جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یوشک الامم ان تداعی علیکم کما تداعی الاکلة الی قصعتها، فقال قائل: ومن قلة نحن یومئذ؟ قال: بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل، ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المهابة منکم، ولیقذفن اللہ فی قلوبکم الوهن! فقال قائل: یارسول اللہ! وما الوهن؟ قال: حب الدنیا وکراهیة الموت۔“ (سنن ابوداؤد، ص:۵۹۰)

ترجمہ: ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ وقت قریب آتا ہے جب کہ تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کے لئے (مل کر سازشیں کریں گی اور) ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دسترخوان پر کھانا کھانے والے (لذیذ) کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری قلت تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا؟ فرمایا: نہیں! بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہوگے، البتہ تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ناکارہ ہوگے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب اور دبدبہ نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں ”بزدلی“ ڈال دیں گے! کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت!۔“

مسلم عوام ہوں یا حکمران، ہر ایک میں یہی ”وہن“ یعنی دنیا کی محبت اور موت سے ناپسندیدگی بہت زیادہ سرایت کرچکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے مقام پر یہی سوچتا اور سمجھتا ہے کہ اسلام، مذہب اور شریعت کے دفاع میں اگر میں نے کوئی کوشش و کاوش کی تو اندیشہ ہے کہ کہیں میرے مفادات متاثر نہ ہوجائیں۔ چنانچہ اسی بنا پر وہ لوگ جن کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے اقتدار کی طاقت، قلم کی قوت عطا کی ہے یا اپنی آواز کو موثر طور پر لوگوں تک پہنچانے کے ذرائع ان کے قبضہ اور کنٹرول میں ہیں، وہ لوگ اسلام کی صحیح صورت اور نقشہ پیش کرنے کی بجائے یہودیوں، عیسائیوں اور بے دین لوگوں کی ترجمانی کا فریضہ نبھا رہے ہیں، جس کی

بنا پر کفار، یہ طمع اور توقع کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ہم سے مفادات کے خواہاں اور آرزومند، ہماری ہی وکالت اور ہمارے ہی مطالبات کو اپنی عوام پر مسلط کریں گے، یہی وجہ ہے کہ ویٹی کن میں بیٹھا ہوا ایک متعصب اور تنگ نظر عیسائی بار بار یہ ہرزہ سرائی کرتا ہے کہ پاکستان ناموس رسالت قانون ختم کرے، جیسا کہ درج ذیل خبر ہے:

''ویٹی کن سٹی (اے ایف پی/رائٹرز) عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ بینی ڈکٹ نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان ناموس رسالت قانون ختم اور آسیہ بی بی کو رہا کرے۔ ملک میں آباد مسیحی برادری کو تحفظ فراہم کیا جائے تاکہ وہ تشدد اور امتیازی سلوک کے خوف کے بغیر اپنے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ انہوں نے کہا کہ گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے المناک قتل سے ظاہر ہوتا ہے اس سمت میں فوری پیش رفت کی ضرورت ہے۔ ناموس رسالت قانون عیسائیوں جیسی مذہبی اقلیتوں کے خلاف ناانصافی اور تشدد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ۱۹۹ ممالک کے سفارت کاروں سے سالانہ خطاب کے دوران پوپ بینی ڈکٹ نے پاکستان سے مطالبہ کیا کہ پاکستان توہین رسالت کی حوصلہ شکنی کرنے کے لئے ملک میں رائج ناموس رسالت ایکٹ کو منسوخ کرے، کیونکہ اس قانون کو عذر بنا کر اقلیتی عیسائی برادری کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں آباد مسیحی برادری کو تحفظ فراہم کیا جائے تاکہ وہ تشدد اور امتیازی سلوک کے خوف کے بغیر اپنے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی گزار سکیں اور توہین رسالت کے جرم میں سزا پانے والی آسیہ بی بی کو رہا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گورنر پنجاب کے المناک قتل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سمت میں فوری پیش رفت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے پاکستان، چین، مصر اور مشرق وسطیٰ کے ممالک سے شہریوں کی مذہبی آزادی کو یقینی بنانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی آزادی انسان کا پہلا حق ہے۔ انہوں نے رواں سال کو مذہبی آزادی کا سال قرار دیا۔'' (روزنامہ جنگ کراچی، ۱۱رجنوری ۲۰۱۱ء)

کسی آزاد ملک کے آئین اور قانون کے بارہ میں یہ مطالبہ کرنا کہ یہ قانون ختم کیا جائے، یہ اس ملک میں کھلی مداخلت، اس ملک میں بسنے والے مختلف مذاہب کے پیروکاروں کو تصادم پر ابھارنے کے علاوہ تمام تر سفارتی آداب کے بھی خلاف ہے۔

اسی طرح پوپ بینی ڈکٹ کا گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل کو بڑا المیہ قرار دینا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ درحقیقت سلمان تاثیر انہیں قوتوں کی خوشنودی کے لئے توہین رسالت کے قانون کو کالا قانون کہہ کر اس کی تبدیلی و ترمیم کے لئے کوشاں تھے۔ جس کی پاداش میں انہیں اپنے ہی محافظ کے ہاتھوں اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔

پوپ بینی ڈکٹ کو پاکستان میں بسنے والے عیسائیوں کی سلامتی کے بارہ میں مگرمچھ کے آنسو بہانے کی قطعاً ضرورت نہیں، اس لئے کہ وہ پاکستان میں محفوظ و مامون ہیں، ان کی جان، مال، عزت و آبرو کو آئینی طور پر تحفظ حاصل ہے۔

بہرحال مسلمان ہو یا عیسائی، ہندو ہو یا قادیانی، کسی بھی مذہب و مسلک کا فرد ہو، جب تک پاکستان کی سلامتی، آئین پاکستان اور اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی نہیں کرے گا، اسے ہر اعتبار سے تحفظ حاصل ہے اور رہے گا، لیکن اگر کوئی اس کی پابندی نہیں کرے گا، خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو، اس کے خلاف بھی قانون حرکت میں آئے گا۔

حکمرانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ عیسائیت اور یہودیت اسلام کی دشمن ہے، وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی پامالی اور شعائر اسلام کی توہین و تنقیص کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے بلکہ حقائق و واقعات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اسلام، قرآن، پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی، ازل سے ان کے رگ و ریشہ میں رچی بسی ہوئی ہے، تاریخ شاہد ہے کہ کبھی کوئی عیسائی اور یہودی اسلام اور مسلمانوں کی ترقی تو کجا، ان کا وجود برداشت کرنے کا روادار نہیں رہا، مگر افسوس کہ مسلم حکمران ہمیشہ اپنے دشمن کو پہچاننے میں ٹھوکر کھاتے آئے ہیں اور انہوں نے ہمیشہ اپنے مفادات کی خاطر مسلمانوں کو ذبح اور مسلم حکومتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرایا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

رپورٹ: عبداللطیف

ناموس رسالت قانون کی حمایت میں

تاریخی مارچ، فقید المثال جلسہ

۱۵ر دسمبر ۲۰۱۰ء کو اسلام آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس میں قانون تحفظ ناموس رسالت میں مجوزہ ترمیم و تنسیخ کے خلاف بھرپور مزاحمت کے لئے مشترکہ فورم "تحریک ناموس رسالت" سے چند اہم فیصلے کئے گئے۔ ان فیصلوں کے مطابق پہلے مرحلہ میں ۲۴ر دسمبر بروز جمعہ ملک بھر میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم یا اسے غیر موثر بنانے کے خلاف مذمتی قراردادیں منظور کرائی گئیں اور احتجاجی مظاہروں اور ریلیوں کا انعقاد کیا گیا۔

دوسرے مرحلہ میں ۳۱ر دسمبر ۲۰۱۰ء بروز جمعہ کو پورے ملک میں شٹر ڈاؤن ہڑتال کی کال دی گئی۔ الحمدللہ! یہ ہڑتال بہت پُرامن اور کامیاب رہی۔ وطن عزیز کے عاشقان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے قانون کے تحفظ کے لئے بے مثال کردار ادا کیا۔ پاکستان کے عوام نے اندرون اور بیرون ملک کے اسلام دشمنوں کو واضح پیغام دیا کہ مسلمان بے شک گناہ گار سہی مگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین واہانت ہرگز برداشت نہیں کرسکتے۔ قانون ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے تمام مسلمان باہمی اختلافات پس پشت ڈال کر اس حساس مسئلہ کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوں گے۔

تیسرا مرحلہ ۹ر جنوری ۲۰۱۱ء بروز اتوار تبت سینٹر کراچی میں تاریخی مارچ اور فقید المثال جلسہ عام طے ہوا تھا۔ اس عظیم الشان جلسہ کے لئے تحریک ناموس رسالت کے رہنماؤں نے اپنے اپنے حلقوں میں زبردست محنت کی۔ باہمی مشاورت کے کئی اجلاس ہوئے۔ اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مختلف امور کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ شہر بھر میں اہم اہم مقامات پر اس تاریخی مارچ اور جلسہ کی تشہیر کے لئے خوبصورت بینرز لگائے گئے۔ جن میں مختلف نعرے درج تھے۔ اخبارات ورسائل اور ٹی وی چینلز نے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نمائش اور جماعت اسلامی کے دفتر ادارہ نورحق میں منعقدہ پریس کانفرنسوں کی بھرپور کوریج کی۔

۸ر جنوری کو قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کی سربراہی میں مقامی ہوٹل میں تمام دینی و سیاسی جماعتوں کے سربراہوں کی مشترکہ پریس کانفرنس رکھی گئی، جس میں اس فقید المثال جلسہ کی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا اور قانون ناموس رسالت کے سلسلہ میں اپنے مخصوص موقف کا اعادہ کیا گیا۔

۹ر جنوری ۲۰۱۱ء کو عظیم الشان جلسہ عام میں شرکت کے لئے کراچی کے غیور مسلمانوں کے قافلے بعد دوپہر جلسہ گاہ کی جانب آنا شروع ہوگئے۔ بسوں، ٹرکوں، گاڑیوں، موٹر سائیکلوں پر مشتمل مختلف مذہبی جماعتوں کے دستے مزار قائد پہنچنے لگے۔ نمائش چورنگی پر شرکائے جلسہ کے بھرپور استقبال کے لئے مختلف تنظیموں نے کیمپ لگائے ہوئے تھے۔ لاکھوں عاشقان رسول ہاتھوں میں جھنڈے اٹھائے نعرے لگاتے ہوئے جوش وجذبہ کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔ عوام کا نظم و ضبط مثالی تھا۔ تبت سینٹر پہنچ کر یہ تاریخی مارچ عظیم الشان جلسہ میں تبدیل ہوگیا اور ہیڈ برج پر اسٹیج مختلف تنظیموں کے جھنڈوں اور خوبصورت بینرز سے مزین کیا گیا تھا۔ جہاں ملکی و غیرملکی میڈیا موجود تھا۔ رینجرز، پولیس اور دیگر سیکورٹی اداروں کے اہلکار اور افسران بڑی تعداد میں تعینات تھے۔ لاکھوں کے اس اجتماع سے مولانا فضل الرحمن، سید منور حسن، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، مولانا عبدالغفور حیدری، حافظ حسین احمد، مولانا یوسف قصوری، مولانا اللہ وسایا، قاری محمد حنیف جالندھری، علامہ جعفر سبحانی، حافظ عاکف سعید، امیر حمزہ، مولانا اسعد تھانوی اور دیگر رہنماؤں نے خطاب کیا۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن نے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت کی جانب سے ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم نہ کرنے کے واضح اعلان تک تحریک ناموس رسالت جاری رہے گی۔ اگر حکمرانوں نے ویٹی کن سٹی پوپ کے سامنے وعدہ کیا ہے کہ وہ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کریں گے تو ہم نے بھی روضہ رسولؐ کے سامنے یہ عہد کیا ہے کہ ناموس رسالت کا ہرصورت تحفظ کریں گے۔ اہل کراچی نے آج ثابت کردیا ہے کہ کوئی مائی کا لال قانون ناموس رسالت میں ترمیم، تنسیخ، تبدیلی یا اس کو غیر موثر کرنے کی جرأت نہیں کرسکے گا۔ اس قانون میں تبدیلی امریکی ایجنڈے کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی عوام اسلامی اقدار اور اسلامی قوانین کا کسی صورت خاتمہ نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان متحد ہیں اور آج بھی اپنے آقا کے نام پر متحد و یکجا ہیں۔ جب تک آپ کی رہنمائی حاصل ہوگی، دشمنوں کا متحد ہوکر مقابلہ کرتے رہیں گے۔ مولانا فضل الرحمن نے سول سوسائٹی، مغرب نواز قوتوں اور حکمرانوں کو مخاطب کرکے

کہا کہ اگر تمہیں ناموس رسالت برداشت نہیں تو ہمیں گستاخی رسول برداشت نہیں۔ اگر تم ناموس رسالت کے خلاف انتہاپسندی کا مظاہرہ کرو گے تو ہم بھی تحفظ ناموس رسالت میں انتہاپسندی میں تم سے آگے بڑھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ صرف مذہبی جماعتوں کا نہیں بلکہ پوری امت کا ہے۔ انہوں نے مغرب نواز این جی اوز کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ کچھ مغرب نواز خواتین سڑکوں پر آ کر علماء اور دینی طبقے کو گالیاں دیتی ہیں، میں انہیں چیلنج کرتا ہوں اور دعوت دیتا ہوں کہ وہ بھی اپنے عمل کے حوالے سے قوم کو دعوت دیں اور ہم بھی قوم کو اپنے مشن کے لئے لے آتے ہیں۔ مولانا فضل الرحمن نے سلمان تاثیر کے قتل کے حوالے سے کہا کہ سلمان تاثیر اپنے قتل کا خود ذمہ دار ہے، دوسرا یہ کہ ان کے قتل کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ سلمان تاثیر نے ناموس رسالت کے قانون کو کالا اور ظالمانہ قانون کہہ کر توہین رسالت اور توہین عدالت کی۔ اگر اس وقت حکمران اس کا نوٹس لیتے اور انہیں عہدے سے برطرف کرتے اور عدالت کے کٹہرے میں لا کھڑا کرتے تو آج یہ واقعہ پیش نہ آتا۔ انہوں نے حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت سن لے کہ اگر اس نے سلمان تاثیر کے قتل کی بنیاد پر مدارس، دینی اداروں، دینی قوتوں اور شخصیات کے خلاف کارروائی کرنے کی کوشش کی تو پھر گلی گلی کوچے کوچے میں حکمرانوں کا گریبان پکڑا جائے گا اور انہیں کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکمران اور سول سوسائٹی سلمان تاثیر کا عدالتی مقدمہ لڑ سکتے ہیں تو پھر پاکستانی قوم اور شمع رسالت کے پروانے ممتاز حسین قادری کا ہر محاذ، موقع اور ہر جگہ دفاع کریں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ممتاز حسین قادری کے اہل خانہ کو فوری طور پر رہا کیا جائے تا کہ وہ آزادانہ طریقے سے ممتاز قادری کے کیس کا دفاع کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ آج اہل کراچی نے لاکھوں کی تعداد میں ناموس رسالت کے لئے سڑکوں پر آ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ناموس رسالت اور اسلامی شعائر کے خلاف کوئی اقدام برداشت نہیں کیا جائے گا۔ کراچی کے عوام پورے پاکستان کے عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ جس طرح آر جی ایس ٹی اور پیٹرول کے معاملے پر حکومت نے اپنے اقدام کو واپس لیا ہے، ناموس رسالت کے حوالے سے بھی وہ واضح اعلان کرے۔ ۲۹ رجنوری کو لاہور میں آل پارٹیز کانفرنس ہوگی اور ۳۰ رجنوری کو جلسہ ہوگا جس میں آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ ہماری تحریک، ناموس رسالت کے قانون کے حوالے سے حکومتی واضح موقف تک جاری رہے گی۔

جماعت اسلامی کے امیر سید منور حسن نے کہا کہ اہل کراچی نے تحریک ناموس رسالت کی کال پر لبیک کہہ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ شہر عاشقان رسول کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سیاسی معاملہ نہیں، یہ ہمارے ایمان، عقیدے اور نجات کا معاملہ ہے۔ انہوں نے مسلم لیگ ن کے سربراہ میاں محمد نواز شریف، متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین اور دیگر تمام سیاسی قوتوں کو دعوت دی کہ وہ بھی اس تحریک میں شامل ہو جائیں اور اعلان کریں کہ ناموس رسالت کے قانون میں کوئی بھی ترمیم، تنسیخ یا تبدیلی، برداشت نہیں کی جائے گی۔ منور حسن نے کہا کہ حکمرانوں نے بیرونی اشارے پر قانون رسالت میں تبدیلی کرنے کی کوشش کی ہے اور ہم نے ان کے چہروں سے یہ اندازہ لگایا کہ وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں، اس لئے اس تحریک کو لے کر ہم آگے بڑھیں گے، انہوں نے کہا کہ گورنر پنجاب کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ درست ہوا۔ اگر پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے نام نہاد دانشور، حکمران اور قانون دان، عوام کی آواز سن لیتے تو ممتاز قادری کو قانون ہاتھ میں لینے کی ضرورت نہ پڑتی۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں نے خود آئین اور قانون کو توڑا ہے۔ پنجاب کے گورنر نے عدالت، عوام اور قانون تحفظ ناموس رسالت کی توہین کی۔

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ ہم امن کے علمبردار ہیں اور ناموس رسالت کے پروانوں نے آج یہ ثابت کر دیا کہ وہ عشق مصطفیٰ میں ہر حد تک آگے بڑھ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پوری قوم ممتاز قادری کی پشت پر کھڑی ہے۔ آئندہ ہمارا احتجاج لاہور، پشاور اور ملک کے دیگر حصوں میں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ سلمان تاثیر نے سلمان رشدی بننے کی کوشش کی اور اس کا یہی نتیجہ ہو سکتا تھا۔ ہم اپنی جانوں پر کھیل کر ناموس رسالت کا تحفظ کریں گے۔

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حافظ حسین احمد نے مطالبہ کیا کہ صدر کو ناموس رسالت کے سزا یافتہ مجرموں کی سزا معاف کرنے کا اختیار فوری طور پر ختم کیا جائے۔ گستاخ رسول کی سزا موت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ نے گستاخ رسول کے حوالے سے بات کی ہے جبکہ ممتاز قادری نے ان کے خیالات کو عملی جامہ پہنایا۔ اگر ممتاز قادری کا عملی اقدام جرم ہے تو پھر ان کی طرح وفاقی وزیر داخلہ عبدالرحمٰن ملک پر بھی ایک مقدمہ درج ہونا چاہئے۔

جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکریٹری مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا لیکن اس ملک کی بدقسمتی یہ ہے کہ پہلی کابینہ کا وزیر قانون ہندو بنایا گیا اور وزیر خارجہ قادیانی تھا۔ انہوں نے کہ سلمان تاثیر کے قتل کی ذمہ دار پیپلز پارٹی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دینی قوتیں اور پاکستانی عوام کسی صورت میں قانون میں ترمیم برداشت نہیں کریں گے۔ شیری رحمٰن اور سلمان تاثیر نے غیروں کے ایجنڈے پر عمل کرتے ہوئے قانون رسالت کو تبدیل کرنے کی کوشش کی، لیکن کوئی مائی کا لال پاکستان کو سیکولر ریاست نہیں بنا سکتا۔ پاکستانی اسلامی ریاست ہے اور رہے گی۔ انہوں نے

اعلان کیا کہ ضرورت پڑی تو ناموس رسالت کے قانون کے لئے اسلام آباد کی طرف مارچ بھی کریں گے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ ۳۱ردسمبر کی ہڑتال اور آج کا یہ جلسہ عوامی ریفرنڈم ہے اور یہ ثابت ہو گیا ہے کہ پاکستانی عوام اس ملک میں صرف اور صرف اسلامی قانون چاہتے ہیں۔ قائداعظم نے غازی علم دین شہید کے مقدمے کی پیروی اور علامہ اقبال نے ان کی میت کی چارپائی کو کندھا دیا اور ہم بھی آج ممتاز قادری کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے میڈیا سے اپیل کی کہ وہ عوامی جذبات کے اس حقیقی اظہار کو منظر عام پر لائیں۔ قاری حنیف جالندھری نے کہا کہ ناموس رسالت پر جان دینا اور لینا دونوں عبادت ہے۔

جماعت اسلامی کے سیکریٹری جنرل لیاقت بلوچ ۔نے کہا کہ آج کے اجتماع نے ایوان صدر، وزیر اعظم اور پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے نام نہاد دانشوروں کو یہ پیغام دیا ہے کہ وہ ناموس رسالت کے حوالے سے اپنی سوچ تبدیل کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر تمام قوم متحد اور منظم ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ بھی لاہور، کوئٹہ میں اسی طرح کے مظاہرے ہوں گے اور ضرورت پڑی تو اسلام آباد کی طرف مارچ کریں گے۔ حکمران راج پال اور گستاخان رسول کا راستہ اختیار کریں گے تو پھر لوگ غازی ممتاز کا راستہ اختیار کریں گے۔ آج پاکستان کے علماء، وکلا اور تمام حضرات غازی ممتاز حسین کی پشت پر کھڑے ہیں۔

جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی رہنما مولانا امیر حمزہ نے کہا کہ گستاخ رسول کی سزا صرف اور صرف قتل ہے۔ آج ہم سب متحد ہیں اور سارے مسلمان اس معاملے پر منظم بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو بھی گستاخی کرے گا وہ قتل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ عاصمہ جہانگیر کو گورنر پنجاب بنانے کی کوشش کی جارہی ہے ہم حکومت سے یہ کہتے ہیں کہ گورنر بنانا ہے تو کسی محب رسول کو گورنر بناؤ۔ انہوں نے کہا کہ ممتاز قادری کے عمل کے بعد معاملہ ختم نہیں ہوا بلکہ ہم سب نے نبی کی حرمت کے لئے ڈنمارک اور امریکا سے جہاد کے ذریعے بدلہ لینا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ آج کے اجتماع نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کسی صورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر کوئی سودا نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سیاسی نہیں بلکہ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے۔ حکومت کی جانب سے جب تک مطالبات کو تسلیم نہیں کیا جاتا اس وقت تک جدوجہد جاری رہے گی۔

جمعیت علماء اسلام (س) کے رہنما مولانا اسعد تھانوی نے کہا کہ ناموس رسالت پر لوگ کٹ مرنے کے لئے تیار ہیں اور کوئی گستاخی برداشت نہیں کریں گے۔ یہ علماء کا نہیں بلکہ پوری امت کا مسئلہ ہے۔

اسلامی تحریک کے مرکزی رہنما علامہ جعفر سبحانی نے کہا کہ سلمان تاثیر کا قتل ان کے بیانات کا نتیجہ ہے، اگر ان کے بیانات کا نوٹس لیا جاتا تو ایسا نہ ہوتا۔

مسلم لیگ (ق) سندھ کے جنرل سیکریٹری علیم عادل شیخ نے کہا کہ ہم اقلیتی امور کے وزیر شہباز بھٹی کی سربراہی میں قائم کمیٹی کو کسی صورت قبول نہیں کرتے، اسے فوری طور پر ختم کیا جائے۔

تنظیم اسلامی کے حافظ عاکف سعید نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جو کردار ادا کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنا چاہئے۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مولانا یوسف قصوری نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اللہ تعالیٰ، امت اور انسانیت کی دل آزاری ہے، گستاخی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ امت متحد ہے وہ اپنا خون دے کر اس کا تحفظ کرنا جانتی ہے۔ ☆

اظہارِ تشکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا اللہ وسایا، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر مولانا سلیم اللہ خان، ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری، جمعیت علمائے اسلام (ف) کے مرکزی رہنما مولانا عبدالغفور حیدری، حافظ حسین احمد، قاری محمد عثمان جماعت اسلامی کے امیر سید منور حسن، لیاقت بلوچ، جے یو پی کے صدر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، شبیر ابو طالب، مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان کے امیر عبدالخالق بھرچونڈی، جمعیت علمائے پاکستان کے قاضی احمد نورانی، جماعت الدعوۃ کے رہنما امیر حمزہ، تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید، جے یو آئی (س) کے رہنما مولانا اسعد تھانوی، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مولانا یوسف محمدی، علامہ جعفر سبحانی اور دیگر رہنماؤں نے اپنے مشترکہ بیان میں قانون تحفظ ناموس رسالت کی حمایت میں ۹رجنوری ۲۰۱۱ء بروز اتوار منعقدہ عظیم الشان ریلی اور فقید المثال جلسہ پر تمام دینی وسیاسی جماعتوں کے سربراہوں، قائدین، علمائے کرام، دینی مدارس کے طلباء، مجلس کارکنوں، عاشقان مصطفی، تاجر برادری، وکلاء، اسکول وکالجز کے طلباء، ٹرانسپورٹر حضرات اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اور کراچی کے علاوہ حیدرآباد، ٹنڈو آدم، میرپورخاص اور دیگر شہروں سے آنے والے غیور مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے لئے تحریک ناموس رسالت کی اپیل پر اہل کراچی نے جس والہانہ انداز میں لبیک کہتے ہوئے تاریخی جلسہ میں شرکت کی، اس کی مثال نہیں پیش کی جاسکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے باہمی اتحاد واتفاق اور اظہار یکجہتی کے جو مظاہرے اس عظیم الشان ریلی میں دیکھنے میں آئے، ان کو آنکھیں ترس گئی تھیں۔ تمام دینی ومذہبی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک پلیٹ فارم سے دشمنان اسلام اور توہین رسالت ایکٹ کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو واضح پیغام دیا ہے کہ تمام مسلمان اپنے نبی کی عزت وحرمت پر حرف نہیں آنے دیں گے اور اپنی جانوں کی قربانی دے کر بھی پیغمبر اسلام کی عزت وناموس کا دفاع کریں گے۔ ان رہنماؤں نے صحافی برادری اور ڈی سی جی پولیس کے ذمہ داران کا بھی شکریہ ادا کیا۔

گورنر پنجاب کا سانحہ قتل

مولانا محمد ازہر مدظلہ

پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر کو دارالحکومت اسلام آباد کی کوہسار مارکیٹ میں سرکاری محافظ نے فائرنگ کرکے قتل کردیا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ موت اچانک آتی ہے۔ پہلے مطلع نہیں کرتی، مگر یہ شکایت غلط ہے۔ ہم موت کو بھول گئے ہیں، موت نے ہمیں نہیں بھلایا۔ ہم روزانہ اپنی آنکھوں سے بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کو مرتے دیکھتے ہیں، یہ موت کی طرف سے یاددہانی ہے کہ ہوشیار! میں آرہی ہوں۔ موت نے کسی کو نہیں چھوڑا، جو لوگ دولت میں قارون، تکبر میں فرعون، ظلم میں ہلاکو، شہ زوری میں رستم، عدل وانصاف میں نوشیرواں، عشق میں مجنوں، موسیقی میں تان سین اور شاعری میں سعدی، جامی، فردوسی اور اقبال تھے، وہ بھی موت کا شکار ہوئے، تخت رہے، تخت نشین نہ رہے، کرسیاں موجود ہیں مگر کرسی نشین مفقود ہیں:

کشاکش ہوتی رہی دن رات مرگ و زیست میں
انتہا میں موت جیتی اور ہاری زندگی

گورنر پنجاب سلمان تاثیر کا شمار بائیں بازو کے لبرل سیاست دانوں میں ہوتا تھا، انہوں نے بھارتی سکھ خاندان کی ایک عورت تلوین سنگھ سے شادی بھی کی۔ سیاسی طور پر متنازع ہونے کے باوجود کچھ عرصہ قبل تک مذہبی حلقوں سے ان کی کوئی خاص مخاصمت نہ تھی مگر جب ننکانہ کی ایک مسیحی عورت سے انہوں نے جیل میں جاکر اظہار ہمدردی کیا، جسے عدالت توہین رسالت کے جرم میں سزائے موت سناچکی تھی تو مذہبی حلقوں نے اس پر اظہار ناراضی کیا۔ آئین کے مطابق توہین رسالت کے مرتکب کی سزا موت ہے، مگر سلمان تاثیر کی رائے تھی کہ یہ مذہبی نہیں، انسانیت کا معاملہ ہے، لہٰذا اس قانون کو تبدیل کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے مبینہ طور پر اس قانون کو کالا قانون بھی کہا، مختلف مکاتب فکر کے علماء نے انہیں بار بار سمجھایا مگر وہ اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ سماجی نیٹ ورک کی ویب سائٹ ٹوئیٹر پر انہوں نے اپنا آخری پیغام یہ لکھا کہ:

”مجھ پر توہین رسالت قانون کے سلسلے میں دائیں بازو کی قوتوں کے سامنے جھکنے کے لئے شدید دباؤ ہے، تاہم اگر میں اس موقف پر آخری شخص بھی رہ گیا تب بھی ایسا نہیں کروں گا... میں ایسے لوگوں کو جوتے کی نوک پر رکھتا ہوں۔“ (جنگ ۵ رجنوری ۲۰۱۱ء)

دوسری طرف سلمان تاثیر کو قتل کرنے والے ان کے سرکاری محافظ ممتاز حسین قادری کا کہنا ہے کہ اس نے توہین رسالت کے قانون کو کالا قانون کہنے کی وجہ سے گورنر کو قتل کیا ہے۔ واضح رہے کہ ممتاز حسین قادری ایک مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ دعوت اسلامی کے مولانا الیاس قادری کا عقیدت مند اور پیروکار اور بریلوی مسلک سے وابستہ ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ گورنر کو قتل کرنے کے بعد وہ انتہائی پرسکون اور مطمئن ہے اور اسے اس قتل پر کوئی شرمندگی یا پشیمانی نہیں ہے۔ (ایکسپریس ۵ رجنوری ۲۰۱۱ء)

سلمان تاثیر کے قتل نے دینی حلقوں کے اس موقف کو مزید مستحکم اور مدلل کردیا ہے کہ ملک میں امن وامان کو برقرار رکھنے کے لئے قانون توہین رسالت کا برقرار رہنا ضروری ہے۔ اس قانون میں ترمیم کی صورت میں عام لوگ توہین رسالت کے ملزم کو سزا دینے کی کوشش کریں گے ”عوامی انصاف“ میں انصاف کے تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھنا ممکن نہیں، اس لئے ملزم اور امن عامہ کے تحفظ کے لئے عدالتی انصاف اور اس کی یقین دہانی ضروری ہے۔

موجودہ صورت حال میں بھی یہی کچھ ہوا، توہین رسالت کے جرم میں عدالت سے سزا یافتہ آسیہ مسیح ابھی تک جیل میں زندہ سلامت موجود ہے اور ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلوں تک حکومت اس کی حفاظت کی ذمہ دار ہے، مگر اس کی حمایت کرنے والا گورنر ہائی الرٹ سیکورٹی کے باوجود جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ کسی شخص کے مرنے کے بعد عام طور پر اختلافات بھلادیئے جاتے ہیں اور اس کی جدائی پر افسوس کا اظہار کیا جاتا ہے، مگر یہ سلمان تاثیر کی بدنصیبی ہے کہ جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی امیر پروفیسر مظہر سعید کاظمی، علامہ سید ریاض حسین، علامہ شاہ تراب الحق قادری اور جماعت اہل سنت سے وابستہ پانچ سو سے زائد علماء ومفتیان کرام نے گورنر پنجاب سلمان تاثیر کی عبرتناک موت پر اپنے مشترکہ بیان میں مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ نہ کوئی اس کی نماز جنازہ پڑھے، نہ پڑھانے کی کوشش کرے اور گورنر کی ہلاکت پر کسی قسم کا افسوس یا ہمدردی کا اظہار ہرگز نہ کیا جائے، گستاخ رسول کا حمایتی بھی گستاخ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون ناموس رسالت کی مخالفت کرنے والے کفر کا ارتکاب کررہے ہیں، انہیں توبہ اور تجدید ایمان کرنی چاہئے، نیز حکمران قانون ناموس رسالت میں ترمیم نہ کرنے کا اعلان کرکے اپنے ایمان بچائیں۔

(جنگ ۵ رجنوری ۲۰۱۱ء)

جمعیت علماء پاکستان کے رہنما اور تحریک تحفظ ناموس رسالت کے کنوینر ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے بھی کہا ہے کہ ”سلمان تاثیر کی موت پر کوئی افسوس نہیں کرے گا، ان کے بیانات کی وجہ سے عوام کے جذبات بہت مشتعل تھے“ گویا سلمان تاثیر کی موت پر بالکل وہی صورت حال ہوئی، جس کی عکاسی غالب نے کی ہے کہ:

ہوئے جو ہم مرکے رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کہیں جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا

ہمیں افسوس ہے کہ سلمان تاثیر نے ایک ایسے مسئلے پر غلط اسٹینڈ لیا، جو پوری امت کے نزدیک متفقہ ہے اور اپنے اس موقف پر موت تک قائم رہے۔ اگر وہ علمائے کرام کی گزارشات کا مذاق نہ اڑاتے اور سنجیدگی سے ان پر غور کرتے تو شاید انہیں توبہ کی توفیق ہو جاتی اور وہ اس حالت میں دنیا سے رخصت نہ ہوتے کہ شاتمین رسالت کی حمایت کا گناہ اور بوجھ ان کی گردن پر ہوتا۔ افسوس کہ انہوں نے قرآن کریم کی زبان میں کسی کا نقصان نہیں کیا، بلکہ اپنا ہی نقصان کیا۔” فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمدللّٰہ رب العلمین۔“

(روزنامہ اسلام کراچی ۶رجنوری ۲۰۱۱ء)

تحفظ ناموس رسالت کے سلسلہ میں

چناب نگر و چنیوٹ میں احتجاجی مظاہرے اور جلوس

ملک عزیز پاکستان ایک اسلامی ملک میں ہے، جسے کلمہ ”لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کے مبارک نام پر حاصل کیا گیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، ایسے ہی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بعد کوئی اور نبی نہیں، اس پر عقیدہ رکھنا فرض ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیر مشروط طور پر محبت رکھنا اور آپ سے وفاداری کا ثبوت دینا فرض ہے۔ مگر کچھ عرصہ سے ہمارے اسلامی ملک میں توہین رسالت کر کے مسلمانوں کی غیرت کو آزمایا جا رہا ہے، اس سلسلہ میں یہودیت و نصرانیت اور قادیانیت نواز طبقہ بے مہار لوگوں کے آگے ملک بھر میں مضبوط بند باندھنے کے لئے مسلمان میدان عمل میں ہیں، اسی طرح چناب نگر اور چنیوٹ کے غیور مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ نے اپنی مساعی بروئے کار لاتے ہوئے چنیوٹ ضلع بھر کی دینی و سیاسی قیادتوں کو اکٹھا کیا اور مختلف جگہوں پر اجلاس منعقد کئے۔ سب سے بڑا اجلاس ۲۳ر دسمبر بروز جمعرات کو مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں رکھا جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء حضرات اور اخباری نمائندے تشریف لائے، سب نے اپنی قیمتی آراء سے نوازا خصوصاً ۲۴ر دسمبر بروز جمعہ کو پرزور یوم احتجاج منانے اور ۳۱ر دسمبر کو چنیوٹ، لالیاں، بھوانہ وغیرہ کے تاجروں، وکلاء سے مل کر شٹر ڈاؤن ہڑتال کامیاب بنانے کا متفقہ طور پر فیصلہ کیا، اب اگلا مرحلہ عمل کا تھا تو ۲۴ر دسمبر بروز جمعہ کو جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مولانا غلام مصطفیٰ نے جمعہ پڑھایا بعد از نماز جمعہ بیرون مدرسہ روڈ بلاک کر کے احتجاجی مظاہرہ اور بیان کیا، جس میں حکومت سے کہا کہ توہین رسالت قانون کو مت چھیڑو ورنہ ماضی میں مسلمانوں کی قربانیوں کی طرح ایک زبردست تحریک چلا کر ہم اپنے مال و جان کی قربانی سے ہرگز دریغ نہیں کریں گے، اور آسیہ ملعونہ کو فی الفور آئین پاکستان کے تحت سزا، سزائے قتل دی جائے، اس احتجاج میں جناب ڈی ایس پی چناب نگر مع بھاری نفری شرکاء احتجاج کی محافظت کر رہے تھے۔ اختتام مظاہرہ پر ۳۱ر دسمبر کی ہڑتال کامیاب بنانے کے لئے شرکاء سے ہاتھ کھڑے کرا کر پختہ عہد لیا اور جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں بعد از نماز جمعہ مولانا محمد صابر کی قیادت میں اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر شرکاء جمعہ نے احتجاجی مظاہرہ کیا اور تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے صدائیں بلند کیں۔ جبکہ جامع مسجد بخاری نزد اڈا چناب نگر میں مولانا محمد احمد اور حافظ محمد عمیر کے ساتھ شرکاء جمعہ نے بیرون مسجد سڑک پر احتجاجی مظاہرہ کیا اور حاضرین سے ۳۱ر دسمبر کی ہڑتال کو کامیاب بنانے کا عہد لیا۔

اس کے علاوہ چنیوٹ کے مختلف مقامات پر اجلاس رکھے گئے اور انجمن تاجران کے صدور سے ملاقاتی کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ۳۱ر دسمبر آئی، جامع مسجد صدیق اکبرؓ چنیوٹ میں اجتماعی جمعہ ادا کیا گیا، بعد نماز جمعہ گردونواح کے مسلمان اور علماء کرام بھی تشریف لائے تمام دینی و سیاسی قیادتوں کے تحت ہزاروں افراد کا ایک بہت بڑا جلوس نکلا جو جامع مسجد صدیق اکبرؓ سے گلیوں و بازاروں میں ہوتا ہوا، تحصیل چوک پہنچا، بینروں اور پرچموں سے فضا بھری ہوئی نظر آ رہی تھی، دیگر حضرات بھی جلوسوں کی شکل میں آئے، تحصیل چوک ضلع چنیوٹ چاروں طرف (جھنگ روڈ، لاہور روڈ، فیصل آباد روڈ، سرگودھا روڈ) سے تاحد نظر مخلوق کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دکھائی دے رہا تھا اور چاروں طرف سے روڈ بلاک، دور تک ٹریفک رکی ہوئی، ٹرکوں اور ریڑھوں پر بھی اس قدر مخلوق تھی کہ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ آج مسلمان عملاً یہ ثبوت دے رہے تھے کہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے سب کچھ قربان ہے، نہ جان کی پرواہ ہے، نہ مال کی، نہ بیوی بچوں کی، نہ گھر کی! اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو تحفظ ناموس رسالت کی توفیق عطا فرمائیں اور آسیہ ملعونہ و دیگر شاتمان رسول کو سزائے قتل دینے کی توفیق عطا فرمائیں۔

ناموسِ محمد ﷺ کی حفاظت

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین و کان اللّٰہ بکل شئی علیما۔“

ترجمہ: ”نہیں ہیں محمد (ﷺ) باپ کسی ایک کے تمہارے مردوں میں سے لیکن وہ تو رسول ہیں اللہ کے اور خاتم ہیں نبیوں کے اور ہے اللہ ہر ایک چیز کو جاننے والا۔“

عرض یہ ہے کہ سید المرسلین، خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اوصاف حمیدہ قرآن میں ذکر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے یہ آیت بھی ہے کہ: وہ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں (مرد ہوتا ہے) بلوغت کے بعد، اس سے پہلے عربی میں یا طفل کہتے ہیں یا غلام رجل کہتے ہیں، اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، اس کی توجیہ مفسرین حضرات نے یہ فرمائی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑکے طفولیت کے عالم میں انتقال کر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن آپ خاتم النبیین ہیں۔ خاتم النبیین کے معنی اس وقت سے لے کر آج تک علما کرام نبوت کے ختم کرنیوالے کرتے آئے ہیں۔ آپؐ نے خود فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، ظلی نہ بروزی، اصلی نہ نقلی۔ نبی کے لفظ کا آپ کے بعد کسی پر اطلاق نہیں ہوسکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے ختم کرنے والے ہیں تو قرآن کے اس لفظ کی توجیہ ہوگی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ برخلاف مرزا کے، وہ کہتا ہے کہ خاتم کے معنی مہر کے ہیں، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں میں نبی ہوتے رہیں گے اور ان پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر لگی ہوئی ہوگی۔ میں کہتا ہوں کہ اگر محاورات عرب کے مطابق بھی کوئی نبی ہوسکتا تو ہم کبھی نہ مانتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی جو مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے ہم اس کو مانیں گے چاہے لغت عربی سے نبی ہوسکتا ہو، مثال کے طور پر صلوٰۃ کے معنی دعا کے ہیں، لیکن اگر کوئی اللہ کی طرف توجہ کرکے صرف دعا کرلے تو ہم کہیں گے کہ اس نے نماز نہیں پڑھی۔ جب تک وہ نبی کے بتائے ہوئے طریقہ پر نماز نہ پڑھے۔ پہلے سبحانک اللھم پھر الحمدللہ اور سورت پھر سبحان ربی العظیم وغیرہ کے مطابق جو اللہ کی مراد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق نہ پڑھے، تو وہ نماز نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سرٹیفکیٹ دیا ہوا ہے۔ ”وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی“ ”یعنی وہ اپنے ہوا اور ہوس سے کچھ نہیں فرماتے، وہی کہتے ہیں جو ان پر وحی نازل کی جاتی ہے۔ اب اگر کوئی لغوی نماز پڑھتا ہے اور رسول اللہ نے اللہ کی جو مراد بیان فرمائی ہے اس کا انکار کرتا ہے تو وہ کفر کرتا ہے، ہم اس کو کافر کہیں گے۔ اب خاتم کے معنی وہ ہیں جو اللہ کی مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے بعد نبی نہیں آئے گا، تو اب کوئی شخص لغت کے معنی کرکے کہتا ہے کہ نبی آئے گا، تو وہ جھوٹ بولتا ہے کیونکہ ایک معنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے دوسرے معنی تیرہ سو سال کے بعد مرزا تصنیف کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ معنی کے خلاف کہتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ تم کافر ہو، اسی وجہ سے ہندوستان کے علماء نے متفقہ طور پر اس کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا تھا۔

میرے بھائیو! اب مسلمان کا فرض صرف کمانا کھانا، کوٹھی میں رہنا، بچے جننا ہی نہیں ہے، یہ تو گنگارام اور ہری سنگھ بھی کرتا ہے، پھر ایک مسلمان میں فرق کیا رہا، ہمارا فرض قرآن اور نبوت کی حفاظت کرنا ہے، اس لئے میں سخت غصہ میں فتویٰ دیتا ہوں کہ جن لوگوں نے فقط اردو میں قرآن بنایا ہے وہ اس کو جلا دیں، کیونکہ اس سے تورات اور انجیل کی طرح تحریف کا دروازہ کھلتا ہے۔

یاد رکھئے اردو قرآن کا خریدنا بیچنا پڑھنا گناہ کا کام ہے، اسی طرح تو تورات اور انجیل محرف ہوئی ہیں۔

میرے دوستو! کھانا، پینا، بیوی لانا اور گھر بنانا۔ بچے جننا، پوتے، نواسے دیکھنا۔ اتنا کام تو ہندو اور سکھ بھی کرتے ہیں، تم نے کیا کام کیا؟ خدا کی توحید کو زندہ رکھنا، رسول کی نبوت کو زندہ رکھنا، قرآن کے بعد کسی وحی کو تسلیم نہ کرنا، اسلام کے خلاف کسی مذہب کو غلبہ نہ پانے دینا۔ یہ فرض عین ہے جو قوم پر من حیث القوم عائد ہوتا ہے:

توحید کی امانت ہے سینوں میں ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

جس وقت سے مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا

ہے اسی وقت سے علماء نے مخالفت کی۔ حالانکہ وہ سرکار انگریزی کا خود کاشتہ پودا تھا۔ انگریز اس کا پشت پناہ تھا میں انگریزی دان حضرات کو بتاتا ہوں: وہ کہا کرتے ہیں کہ علماء ان کی تکفیر کرتے ہیں یاد رکھئے سب سے پہلے مرزا قادیانی نے دنیا کے مسلمانوں کو کافر اور جہنمی کہا ہے اور اپنے مخالفوں کو جنگلوں کے خنزیر اور اس کی عورتوں کو کتیوں سے بدتر قرار دیا ہے۔ (دیکھو انجام آتھم ص ۲۱ نجم الہدیٰ ص ۱۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

وہ کہتا ہے۔

"میرے معجزات کو نہ ماننے والا شیطان ہے اور خدا نے مجھے ہزارہا نشانات (معجزات) دیئے ہیں، لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔"
(چشمہ معرفت مصنفہ مرزا غلام احمد ص ۳۱۷)

وہ کہتا ہے کہ:

"میں نبی ہوں، ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی بھی ہیں اور رسول بھی ہیں۔"
(اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

پھر کہتا ہے:

"جو شخص میرے دعویٰ (نبوت) کی تصدیق نہیں کرتا وہ رنڈیوں (کنجریوں) کی اولاد ہے۔"
(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۸، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرات! مرزا صاحب کے انہیں خرافات کی بنا پر علمائے کرام نے باتفاق رائے اس کے کافر ہونے کا فیصلہ کیا ہوا ہے اور جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانیں یا مجدد مانیں، انہیں بھی علمائے کرام نے باتفاق رائے خارج از اسلام قرار دیا ہے۔

☆☆ ☆☆

رات کو سوتے وقت کے عملیات سے متعلق ایک پمفلٹ کا علمی جائزہ

مولانا محمد ساجد قاسمی

پمفلٹ:

ایک کمپنی کی جانب سے رات کو سوتے وقت کے عملیات کے متعلق ایک پمفلٹ شائع ہوا جس کی نقل درج ذیل ہے:

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو:

۱... چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔
۲... ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو۔
۳... جنت کی قیمت دے کر سویا کرو۔
۴... دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو۔
۵... ایک حج کر کے سویا کرو۔

حضرت علیؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ امر محال ہے، مجھ سے کب بن سکیں گے؟ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱... چار مرتبہ سورۂ فاتحہ یعنی الحمد للہ پڑھ کر سویا کرو، اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر تمہارے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔
۲... تین مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھ کر سویا کرو، ایک قرآن مجید پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا۔
۳... تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو، جنت کی قیمت ادا ہوگی۔
۴... دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو، دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ملے گا۔
۵... چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو، ایک حج کا ثواب ملے گا۔

علمی جائزہ:

ملا علی قاریؒ اپنی کتاب موضوعات صغیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منسوب اس وصیت اور اس طرح کی دوسری وصیتوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "یا علی" سے شروع ہونے والی تمام وصیتیں بے اصل اور غیر ثابت شدہ ہیں۔

ہاں البتہ مسلم شریف کی روایت: "یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔" اور اس طرح کی کتب معتبرہ میں مذکور دوسری روایتیں مثلاً: "یا علی لاتتبع النظرة النظرة... الخ" وغیرہ کا یہ حکم نہیں ہے، کیونکہ یہ حسن یا صحیح کے درجے کی روایتیں ہیں۔

چنانچہ لکھتے ہیں:

"یا علی" سے شروع ہونے والی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب تمام وصیتیں موضوع ہیں، سوائے حدیث: "یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسی، الا انه لا نبی بعدی۔" (المصنوع موضوعات صغیر، ملا علی قاری، ص ۲۱۴، ۲۳۲)

شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ اس پر حاشیہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب یہ وصیتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء و بہتان ہیں۔ یہ بارہا شائع ہوئیں اور برابر شائع ہوتی اور فروخت ہوتی رہتی ہیں، جاہلوں میں ان کا بہت رواج ہے۔

واضح رہے کہ ان کا گھڑنے والا گناہگار و ملعون ہے، ان کا شائع کرنے والا گناہگار و ملعون ہے، ان کا فروخت کرنے والا گناہگار و ملعون ہے، اور ان کو سچ جانے والا بھی گناہگار و ملعون ہے، برا ہو اس شخص کا جس کے اندر اپنے دین و ایمان کے لئے غیرت و حمیت نہ ہو۔"

☆☆ .... ☆☆

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور تحفظ ختم نبوت

مولانا ریاض احمد صدیقی

سرور کائنات فخر موجودات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔''

ترجمہ: ''میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا مسلمانوں کا اجماعی اور بنیادی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ سے سرمو انحراف کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے اور اس عقیدے کے بغیر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ حتی کہ کوئی بھی عبادت قابل قبول نہیں۔

چنانچہ اس عقیدہ کی اہتمام کے پیش نظر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جھوٹے مدعیان نبوت کے قلع قمع اور استیصال کا بیڑہ اٹھایا۔

خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کے دور خلافت کا جائزہ لیا جائے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کو دس لاکھ سے زائد مربع میل پر پھیلے ہوئے وسیع و عریض ملک کے دور دراز اور دشوار گزار علاقوں میں کثیر التعداد دشمنوں کی سرکوبی کا عظیم چیلنج درپیش تھا، جبکہ دشمنوں کے مقابلے میں ان کے وسائل بہت محدود تھے، لیکن انہیں اسلام کی حقانیت اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر یقین کامل تھا، انہوں نے اپنی قلیل التعداد اور بے سروسامان فوجوں کو بے دھڑک سارے عرب کے مقابلہ میں جھونک دیا اور ان کے ایمان محکم، استقامت، عزیمت، بصیرت، دور اندیشی اور تدبر کے سامنے تمام مخالف قوتیں پسپا ہوگئیں، کفر و ارتداد کی آندھیاں تھم گئیں اور تمام مہمات کامیابی سے مطلوبہ انجام کو پہنچ گئیں، نو مہینے کے مختصر عرصہ میں مدینہ کے مضافات سے لے کر یمن، حضرموت، عمان، بحرین، یمامہ، تہامہ تک کے تمام متاثرہ علاقے اور قبائل از سر نو اسلام کی آغوش میں آگئے اور چاروں طرف امن و امان اور غلبۂ اسلام قائم ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو سربلند کردیا اور کفر و شرک و ارتداد کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوگیا، شیطان ہمیشہ کے لئے اس سرزمین سے مایوس ہوگیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ فطرتاً نرم خو اور صلح جو انسان تھے، لیکن اسلام کے معاملے میں پہاڑوں سے ٹکرا جانے اور طوفان سے لڑ جانے والے تھے، انہوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا قلیل التعداد لشکر غسانیوں اور دیگر شمالی قبائل کی تادیب کے لئے بھیجا، حالانکہ بہت نازک وقت تھا اور صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی تعداد اس کے حق میں نہ تھی، انہوں نے حضرت عمرؓ جیسے جری، مخلص اور آزمودہ انسان کو یہ کہہ کر ڈانٹ دیا کہ ''تیری ماں تجھے روئے! یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مہم کا حکم دیا ہو، میں اسے روک دوں؟ ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہوسکتی۔ اگر مدینہ میں میرے سوا کوئی نہ رہے اور جنگل کے بھیڑیے آکر میری ٹانگیں نوچیں تو بھی اسامہؓ کا لشکر ضرور جائے گا۔''

دور خلافت اور جھوٹے مدعیان نبوت:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوتے ہی عرب میں ارتداد کی وبا پھیل گئی۔ نو مسلم قبیلے جن کے دلوں میں نور ایمان کی چمک پوری طرح منعکس نہیں ہوئی تھی ایک ایک کرکے مرتد ہونے لگے۔

اس پر طرہ یہ ہوا کہ خدا کے سچے نبی کی کامیابی کو دیکھ کر عرب میں بہت سے جھوٹے نبوت کے دعویدار پیدا ہوگئے، ان کم بختوں نے سوچا کہ نبوت کا دعویٰ بھی دنیاوی ترقی کا ایک اچھا ذریعہ ہوسکتا ہے، جن لوگوں کے دل پہلے ہی مریض تھے وہ ان شیاطین کے جال میں با آسانی پھنس گئے۔

اس فتنہ کی آگ کو بجھانے کے لئے عزم صدیقی ہی کی ضرورت تھی، جب آپؓ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے مشورہ کیا تو بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ وقت بہت نازک ہے، جو لوگ صرف زکوٰۃ ادا کرنے سے ہی انکار کرتے ہیں، ان کے ساتھ نرمی کی جائے مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا:

''خدا کی قسم! اگر کوئی ایک بکری کا بچہ دینے سے بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جاتا تھا، انکار کرے تو میں اس کے خلاف بھی جہاد کروں گا۔''

جوں ہی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ واپس آئے آپؓ انہیں مدینہ میں اپنا قائم مقام بنا کر عبس و ذبیان و کنانہ کے قبیلوں کے مقابلے کے لئے نکل کھڑے

ہوئے، ان قبائل کو شکست دے کر آپ پھر مدینہ واپس تشریف لائے، اس عرصہ میں لشکر اسامہ تازہ دم ہو چکا تھا، آپ اسے لے کر ''ذوالقصہ'' (جو مدینہ سے نجد کی سمت ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے) پہنچے، وہاں آپ نے کل اسلامی فوج کو مرتدین ومنحرفین اسلام کی سرکوبی کی غرض سے گیارہ لشکر تیار کر کے ہر ایک کے لئے ایک ایک جھنڈا اور ایک ایک سردار مقرر کیا اور ان کو حکم دیا کہ ہر قبیلہ سے چند مسلمانوں کو ان کی اپنی حفاظت کے لئے چھوڑ کر باقی کو اپنے ہمراہ لے کر اہل ردت سے مقابلہ و مقاتلہ کریں، یہاں تک کہ وہ پھر دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں یا یہ کہ صفحۂ ہستی سے ان کا نام ونشان مٹ جائے، ان گیارہ سرداروں کے نام یہ ہیں:

(۱) خالد بن ولید، (۲) عکرمہ بن ابی جہل، (۳) شرجیل بن حسنہ، (۴) مہاجر بن ابی امیہ، (۵) حذیفہ بن محصن، (۶) عرفجہ بن ہرثمہ، (۷) سوید بن مقرن، (۸) علاء بن الحضرمی، (۹) طریفہ بن حاجز، (۱۰) عمر بن عاص، (۱۱) خالد بن سعید رضی اللہ عنہم اجمعین۔

مجاہدین کے ان دستوں کی روانگی سے قبل حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مرتدین کے نام ایک عام پیغام بھیجا:

''یہ ابوبکر خلیفہ رسول اللہ کی طرف سے اس شخص کے لئے ہدایت ہے، جس کے پاس یہ فرمان پہنچے خواہ وہ عام ہو یا خاص اور اسلام پر قائم ہو یا نہ ہو، اس پر سلام ہو جس نے ہدایت کی اتباع کی اور گمراہی اور خواہش نفسانی کی طرف نہ لوٹا، اس اللہ کی تعریف ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور جو اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہ ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور آپ جو دین لے کر آئے ہیں، اس پر ایمان لاتا ہوں اور انکار کرنے والے کو مردود سمجھتا ہوں اور اس سے جہاد کے لئے تیار ہوں اور اس کے بعد ابوبکر صدیقؓ نے نبوت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو عمدہ طور پر بیان کیا اور خوب خوب نصیحتیں کیں، پھر لکھا: میں فلاں کو مہاجرین وانصار اور تابعین کے لشکر کا سردار بنا کر بھیج رہا ہوں، میرا حکم ہے کہ وہ کسی سے نہ لڑے اور نہ کسی کو مارے، جب تک اسے اسلام کی دعوت نہ دے دے، پھر جس نے کلمہ پڑھ لیا، اسلام قبول کر لیا، برائیوں سے رک گیا اور نیک عملوں میں لگ گیا اس کا اسلام قابل قبول ہے اور اس کی مدد کی جائے اور جو اسلام سے انکار کرے اس سے لڑنے کی اجازت دی ہے جب تک اس میں کفر کا اثر باقی ہے، پھر جو اسلام لے آئے گا اس کے لئے بہتری ہے اور جو اسلام نہیں لائے گا تو وہ اللہ کو تو عاجز کرنے سے رہا، میں نے قاصد کو حکم دے دیا ہے کہ وہ یہ خط مجمع عام میں پڑھ کر سنائے اور تمہیں اذان کے ذریعہ دعوت دے، پھر اگر مسلمانوں کی اذان سن کر لوگ بھی اذان دینے لگیں تو ان سے رک جاؤ اور اگر اذان نہ دیں تو ان سے اذان نہ دینے کی وجہ پوچھو، اگر وہ انکار کر دیں تو ان کے بارے میں جلدی کرو اور اگر اقرار وتوبہ کر لیں تو توبہ قبول کر لی جائے اور ان کے مناسب احکام جاری کر دیئے جائیں۔''

فوج کے سپہ سالاروں کے نام بھی فرمان جاری فرمایا:

''میں مجاہدین اسلام کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ ہر حال میں خدا سے ڈریں، حکم خداوندی کی تعمیل میں پوری کوشش کریں، جو لوگ حلقہ اسلام سے نکل کر شیطان کے جال میں پھنس گئے ہیں، ان کے ساتھ جہاد کریں، لیکن تلوار اٹھانے سے پہلے انہیں اسلام کا پیغام پہنچائیں اور ان پر حجت پوری کردیں، اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو فوراً ہاتھ روک لیں، لیکن اگر انکار کریں تو ان پر حملہ کردیں، یہاں تک کہ وہ کفر سے باز آ جائیں۔ مرتدین جب دوبارہ اسلام میں داخل ہو جائیں تو اسلامی فوج کا سردار انہیں آگاہ کردے کہ ان کے ذمہ اسلام کے کیا کیا فرائض ہیں؟ اور مسلمانوں پر ان کے کیا کیا حقوق ہیں؟ ان کے فرائض کو ان سے پورا کرایا جائے اور ان کے حقوق ادا کئے جائیں، امیر لشکر اپنے ساتھیوں کو جلد بازی اور فساد سے روکے، دشمنوں کی بستی میں اندھا دھند نہ گھس جائیں، خوب دیکھ بھال کر داخل ہوں، ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچ جائے۔ سردار فوج سفر اور قیام کی حالت میں اپنے ماتحتوں کے ساتھ میانہ روی کا برتاؤ کرے، ان کی دیکھ بھال رکھے ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے اور گفتگو میں نرمی اختیار کرے۔''

جھوٹے مدعیان نبوت دراصل حکومت سیادت کے خواہاں تھے، نبوت کا دعویٰ ایک بہانہ تھا ان کے ساتھ منکرین زکوٰۃ کے بعض شکست خوردہ عناصر اور عام مرتدین بھی مل گئے تھے، چند جھوٹے مدعیان نبوت کا تذکرہ ذیل میں پیش خدمت ہے:

۱:... اسود عنسی:

یمن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات

اقدس کے آخری ایام میں اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اردگرد کے مرتد قبائل کو اپنا ہم نوا بنا کر بہت طاقت پکڑ گیا تھا۔ وہ مسلمان عامل کو نکال کر یمن کے دارالحکومت صنعاء پر قابض ہو گیا۔ بالآخر وہ ایک ایرانی النسل مسلمان فیروز کے ہاتھوں قتل ہوا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فیروز کو وہاں کا عامل مقرر کر دیا۔ حضرت مہاجر بن امیہ اور عکرمہ بن ابی جہل مدینہ سے فوجیں لے کر پہنچ گئے اور مرتد قبائل کو شکست دے کر ان کے سرداروں عمر بن معد یکرب اور قیس بن مکشوح کو گرفتار کیا اور انہیں مدینہ بھیج دیا۔ وہ اپنے ارتداد اور بغاوت پر پشیماں اور تائب ہوئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں معاف کر دیا۔ انہوں نے بعد میں عراق اور ایران کی جنگوں میں بہادری کے کارنامے دکھائے۔

طلیحہ بن خویلد اسدی:

یہ مدینہ کے شمال میں بنو اسد کا جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے ایک خونریز جنگ کے بعد شکست دی اور وہ شام کی طرف بھاگ گیا، اس کا قبیلہ بنو اسد اور دوسرے مرتد قبائل، بنو عبس، بنو ذبیان، بنو فزارہ وغیرہ جو اس کے حلیف تھے، دوبارہ مسلمان ہو گئے، کچھ عرصہ بعد طلیحہ بھی اپنے قبیلہ میں واپس آ کر مسلمان ہو گیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس سے تعرض نہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں عراق کی مہمات خاص کر جنگ قادسیہ میں اس نے مسلمانوں کی طرف سے بہادری کے جوہر دکھائے، اس کا حلیف بنو فزارہ کا سردار عیینہ بھی گرفتار کر کے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے سامنے لایا گیا، انہوں نے اس کا اسلام قبول کر کے اسے بھی معاف کر دیا۔

سجاح:

یہ جھوٹی مدعیہ نبوت مالک بن نویرہ کے قبیلہ یربوع سے تھی، لیکن اپنے خاندان کے ہمراہ عراق کے عیسائی قبیلہ بنی تغلب میں پلی بڑھی تھی۔ غالباً حسین و ذہین تھی اور ایرانی حکومت کی سازشی پالیسی بھی اس کی پشت پر تھی۔ وہ اپنی نبوت اور سیادت کا کاروبار چمکانے کے لئے بنی یربوع میں واپس آئی، بنی تغلب اور بعض دوسرے عراقی قبائل کا ایک لشکر اس کے ساتھ تھا، مالک بن نویرہ اس کا حامی بن گیا، لیکن جب مالک بن نویرہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں گرفتار ہو کر مارا گیا تو سجاح وہاں سے بھاگ کر یمامہ میں مسیلمہ کذاب سے جا ملی اور دونوں نے آپس میں نکاح کر کے رشتہ اتحاد کو مستحکم کر لیا۔

سجاح اور مسیلمہ کذاب کی شادی:

اور قصہ یہ ہوا کہ جب سجاح اور مسیلمہ کذاب کی ملاقات ہوئی تو مسیلمہ نے اس سے شادی کی درخواست کی اور بہت کچھ لالچ وغیرہ بھی دیا۔ چنانچہ سجاح کی رضامندی کے بعد دونوں کی شادی ہو گئی تین دن کے بعد سجاح اپنے لشکر میں واپس ہوئی جب لوگوں نے اس سے حالات پوچھے تو اس نے کہا:

"میں نے مسیلمہ کو حق پر پایا، اس لئے میں نے اس کی تابعداری اختیار کر کے اس سے شادی کر لی۔"

لوگوں نے سجاح سے پوچھا: تم نے کچھ مہر بھی وصول کیا؟

اس نے کہا: نہیں! اس نے مجھے مہر تو نہیں دیا۔

اس پر اس کے ساتھیوں نے کہا کہ بغیر مہر وصول کئے شادی کرنا اس کے لئے انتہائی غیر مناسب ہے، اس پر وہ مسیلمہ کے پاس واپس آئی اور مہر کا مطالبہ کیا، مسیلمہ نے سجاح کے موذن شبث بن ربعی الریاحی کو بلایا اور اسے حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اس امر کا اعلان کر دے کہ مسیلمہ نے دو نمازیں جو محمد (ﷺ) نے واجب کی تھیں، ہٹا دی ہیں اور وہ فجر اور عشاء کی نمازیں ہیں۔

مہر کے بارے میں سجاح اور مسیلمہ کے درمیان یہ تصفیہ ہوا کہ مسیلمہ یمامہ کی زمینوں کے لگان کی نصف آمدنی سجاح کو بھیجا کرے گا۔

سجاح نے مطالبہ کیا کہ وہ سال آئندہ کی آمدنی میں سے اس کا حصہ پہلے ہی اسے دے دے۔ جس پر مسیلمہ نے نصف سال کی آمدنی میں سے اس کا حصہ اسے دے دیا اور بقیہ حصہ کی وصولی کے لئے سجاح نے اپنے آدمیوں کو مقرر کر دیا اور خود واپس چلی گئی۔ پھر جب مسیلمہ کو بھی شکست ہوئی اور وہ مارا گیا تو سجاح عراق واپس چلی گئی اور اپنے قبیلے میں خاموش زندگی گزارنے لگی، بعد میں مسلمان ہو کر مری۔

مسیلمہ کذاب یمامہ:

یہ شخص کذاب یمامہ کے لقب سے بھی مشہور ہے۔ اس کی خود ساختہ نبوت کا فتنہ کافی عرصے تک رہا، جس کو بڑے بڑے صحابہ کرامؓ نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر جڑ سے اکھاڑ دیا۔ جس وقت اس نے نبوت کا دعویٰ کیا، اس کی عمر سو سال سے بھی زائد ہو چکی تھی۔

مسیلمہ کی دربار نبوت میں حاضری:

مسیلمہ نے اور وفود کی طرح وفد بنی حنیفہ کے ساتھ آستانہ نبوی پر حاضر ہو کر آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی مگر ساتھ ہی یہ درخواست بھی کی کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) اسے اپنا جانشین مقرر فرما دیں۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھجور کی ایک ٹہنی رکھی تھی، آپؐ نے فرمایا: اے مسیلمہ! اگر تم امر خلافت میں مجھ سے یہ شاخ خرما بھی طلب کرو تو میں دینے کو تیار نہیں، مگر بعض صحیح روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلمؐ سے بیعت نہیں کی تھی اور کہا تھا کہ اگر آپ مجھے جانشین متعین فرمائیں یا اپنی نبوت میں شریک کریں تو میں بھی بیعت کرتا ہوں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب سے وہ مایوس ہو کر چلا گیا۔

دعوائے نبوت کا آغاز:

مسیلمہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب سن

کر یمامہ واپس آیا اور اہل یمامہ کو یقین دلایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی نبوت میں شریک کرلیا ہے اور اس نے اپنے من گھڑت وحی اور الہام کے افسانے سنا سنا کر لوگوں کو اپنا ہم نوا اور معتقد بنانا شروع کردیا اور اس پر مستزاد یہ ہوا کہ حضور علیہ السلام نے مسیلمہ کے دعوائے نبوت اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی خبر سن کر اس کے ہی قبیلے کے ایک ممتاز رکن کو جو نہار کے نام سے مشہور تھا، یمامہ روانہ فرمایا کہ مسیلمہ کذاب کو سمجھا بجھا کر راہ راست پر لائے مگر اس شخص نے یمامہ پہنچ کر الٹا مسیلمہ کا اثر قبول کرلیا اور لوگوں کے سامنے بیان کیا کہ خود جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ مسیلمہ میری نبوت میں شریک ہے، نہار کے اس بیان سے لوگوں کی عقیدت مستحکم ہوگئی اور کثرت سے لوگ اس کی نبوت پر ایمان لانے لگے۔

حضورؐ کے نام مسیلمہ کا مکتوب اور اس کا جواب:

ہر طرف سے اپنے ہم نواؤں کی کثرت اور عقیدت کو دیکھ کر مسیلمہ کے دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی کہ وہ واقعی حضور علیہ السلام کی نبوت میں شریک ہے، چنانچہ اس نے کمال جسارت سے حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا:

''مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام، معلوم ہو کہ میں امر نبوت میں آپ کا شریک کار ہوں، عرب کی سرزمین نصف آپ کی ہے اور نصف میری، لیکن قریش کی قوم زیادتی اور ناانصافی کررہی ہے۔''

یہ خط دو قاصدوں کے ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قاصدوں سے پوچھا: ''تمہارا مسیلمہ کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: ہم بھی وہی کہتے ہیں جو ہمارا آقا کہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر قاصد کا قتل جائز ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کرادیتا۔'' اس دن سے دنیا بھر میں یہ اصول مسلم اور زبان زد خاص و عام ہوگیا کہ قاصد کا قتل جائز نہیں۔ حضرت صادق و مصدوق علیہ السلام نے مسیلمہ کو جواب میں لکھا:

''بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب محمد رسول اللہ، بنام مسیلمہ کذاب

سلام اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے، اس کے بعد معلوم ہو کہ زمین اللہ کی ہے، اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا مالک بنا دیتا ہے اور عاقبت کی کامیابی متقیوں کے لئے ہے۔''

نبوت کے جھوٹے دعویداروں کو دنیاوی حیثیت سے کتنا ہی عروج کیوں نہ حاصل ہوجائے مگر دینی عزت و عظمت ان کو کبھی حاصل نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو مسیلمہ کے لئے اس طرح ظاہر کیا تھا کہ جس کام کا وہ اپنی عظمت دکھانے کے لئے ارادہ کرتا یا دعا کرتا، معاملہ بالکل اس کے برعکس ہوجاتا، چنانچہ:

☆...... ایک مرتبہ ایک شخص کے باغات کی شادابی کی دعا کی تو درخت بالکل سوکھ گئے۔

☆...... کنوؤں کا پانی بڑھنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح مسیلمہ نے اپنا آب دہن ڈالا تو کنوؤں کا پانی اور نیچے چلا گیا اور کنویں سوکھ گئے۔

☆...... بچوں کے سر پر برکت کے لئے ہاتھ پھیرا تو بچے گنجے ہوگئے۔

☆...... ایک آشوب چشم میں مبتلا پر اپنا لعاب دہن لگایا تو وہ بالکل اندھا ہوگیا۔

☆...... شیر دار بکری کے تھن پر ہاتھ پھیرا تو اس کا سارا دودھ خشک ہوگیا اور تھن سکڑ گئے اور اسی قسم کے بہت سے واقعات مسیلمہ کی ذات سے پیش آئے۔

مسیلمہ کذاب سے مسلمانوں کی جنگ:

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو گیارہ لشکر ترتیب دیئے تھے، اس میں ایک دستہ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کی قیادت میں مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے یمامہ روانہ فرمایا تھا اور ان کی مدد کے لئے حضرت شرجیلؓ بن حسنہ کو کچھ فوج کے ساتھ ان کے پیچھے روانہ کردیا تھا اور عکرمہؓ کو حکم تھا کہ جب تک شرجیل تم سے نہ آملیں، حملہ نہ کرنا، مگر حضرت عکرمہؓ نے جوش جہاد میں حالات کا جائزہ لئے بغیر اور حضرت شرجیلؓ کی آمد سے پہلے مسیلمہ پر حملہ کردیا، نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت عکرمہؓ کو شکست ہوئی اور مسیلمہ کا لشکر فتح کے شادیانے بجاتا ہوا واپس ہوگیا۔

حضرت شرجیلؓ کو جب اس شکست کی خبر ملی تو وہ جہاں تھے، وہیں ٹھہر گئے اور امیر المومنین کے حکم کا انتظار کرنے لگے، ادھر امیر المومنین نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو مسیلمہ کے خلاف معرکہ آرا ہونے کا حکم دیا اور ایک لشکر ان کے لئے ترتیب دیا، جس میں مہاجرین پر حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خطابؓ اور انصار پر حضرت ثابت بن قیسؓ اور حضرت براءؓ بن عازبؓ کو امیر مقرر فرمایا۔ حضرت شرجیلؓ کو حکم دیا کہ وہ حضرت خالدؓ کے لشکر سے آکر مل جائیں۔

حضرت خالدؓ بہت سرعت سے مدینہ سے نکل کر یمامہ کی طرف بڑھے، جہاں مسیلمہ کا چالیس ہزار آدمیوں کا لشکر پڑاؤ ڈالے ہوئے پڑا تھا اور مسلمان سب ملا کر تیرہ ہزار کی تعداد میں تھے۔ جن میں بہت سے اصحاب بدر بھی شریک تھے۔ جب مسیلمہ کو معلوم ہوا کہ حضرت خالدؓ اس کی سرکوبی کے لئے مدینہ سے چل پڑے ہیں تو وہ خود بھی اپنا لشکر لے کر نکلا اور عقربا کے مقام پر پڑاؤ ڈال دیا۔

(جاری ہے)

قادیانیوں کے لئے لمحہ فکریہ

مرزا قادیانی....اپنی تحریروں کے آئینہ میں!

حافظ محمد مبین امجد، گوجرانوالہ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا کے افضل ترین انسان اور مرزا ذات کا ٹوڈی۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانت وامانت کے چرچے اور مرزا کی دیانت؟ ۵۰ کتابوں کا چندہ لے کر پانچ لکھیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو انبیاء کی سنت کے مطابق بکریاں چرا کر حق حلال کی روٹی کھائیں اور مرزا قادیانی ناجائز طریقے سے دادا کی پنشن اڑائے۔
(سیرۃ المہدی ص:۴۳)

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو فہم وفراست میں سب سے اعلیٰ وبرتر جبکہ مرزا قادیانی استنجے کے لئے گڑ اور مٹی کے ڈھیلے میں فرق نہیں کرسکتا۔
(مرزا کے حالات مرتبہ معراج الدین)

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو بیماروں کے لئے دعا کریں تو صحت پائیں اور مرزا خود کئی بیماریوں میں مبتلا، دیکھئے مرزا اپنے بارے میں خود لکھتا ہے:

''ذیابیطس اور دردسر کے علاوہ بعض اوقات تشنج قلب کا دورہ بھی ہوتا۔'' (تریاق القلوب ص:۶۸)

''... حافظہ اچھا نہیں۔'' (نسیم دعوت)

''مجھے اسہال کی بیماری ہے۔''
(کتاب منظور الٰہی ص:۳۳۹)

''بعض وقت ایک دن میں سو سو مرتبہ پیشاب آتا اور اس میں شکر بھی آتی، کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہوجاتا ہے۔''
(نسیم دعوت ص:۶۹)

''میں ایک دائم المرض آدمی ہوں۔'' (ضمیمہ اربعین ص:۴)

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو طائف میں پتھر کھا کر بھی دعائیں دیں اور مرزا ہر ایک کو سر عام گالیاں بھی دیتا ہے۔ (ذرا الفاظ دیکھو تو ''میرے دشمن جنگلوں کے سور اور ان کی عورتیں کتیوں سے آگے بڑھ گئی ہیں)۔'' (نجم الہدیٰ ص:۱۰)

(مرزا کی پہلی بیوی اور بیٹا فضل احمد مسلمان تھے اور مرزا کی جھوٹی نبوت پر ایمان نہیں لائے)۔ تو کیا مرزا کا بیٹا سور اور اس کی بیوی کتیا تھی۔ ذرا بتلاؤ تو سہی، ایسے باپ اور شوہر کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ یاد رہے کہ مرزا اپنی ''شیریں بیانی'' کی وجہ سے دو مرتبہ عدالت میں اقرارنامہ بھی داخل کرنے پر مجبور ہوا (ملاحظہ ہوں، اقرار نامہ مرزا قادیانی بمقدمہ باجلاس مسٹر جے ایم ڈی صاحب ڈپٹی کمشنر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گرداس پور ۵؍جنوری ۱۸۹۹ء)

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تو عربی میں وحی آئے اور مرزا پر؟

وہ کہتا ہے:

''زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھ پر ان زبانوں پر ہوتے ہیں، جس سے مجھے کوئی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت وغیرہ۔''
(نزول المسیح ص:۵۷)

مزید وضاحتی ملاحظہ ہو کہ:

''ان زبانوں میں وحی کا نازل ہونا، میرے منجانب اللہ ہونے کا واضح ثبوت ہے۔'' (شہادت القرآن ص:۱۱ ر۱۲ ضمیمہ)

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو خدا سے علم ونور پاویں اور مرزا، منشی گیری کے دوران ڈاکٹر میر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پنشنر سے انگریزی پڑھے۔
(حیات النبی ص:۶۰، ج:اول، از قلم مرزا یعقوب علی تراب)

یاد رہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا خدا کے سوا کوئی استاد نہیں ہوتا۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کبھی جھوٹ نہیں بولا حتی کہ دشمن بھی ان کو صادق کہتے ہیں۔ مرزا کا جھوٹ ملاحظہ کریں، کہتا ہے:

''قادیان کا لفظ قرآن مجید میں ہے۔'' (ازالہ اوہام ص:۴۰)

اس بات پر خود مرزا کا تبصرہ ہی کافی ہے، جو یہ ہے کہ: ''جو شخص ایسا کلمہ منہ سے نکالے جس کی کوئی اصل صحیح شرع میں نہ ہو، خواہ وہ ملہم ہو یا مجتہد تو اس کے ساتھ شیطان کھیل رہا ہوتا ہے۔''
(آئینہ کمالات اسلام ص:۳۱)

کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا؟

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خدا کے اصولوں پر مدینہ میں اسلامی ریاست قائم کی اور مرزا گورنمنٹ انگلشیہ کا نوکر اور بہی خواہ، دیکھئے کہتا ہے کہ: ''اسلام کے دو حصے ہیں، ایک خدا تعالیٰ کی اطاعت اور دوسری سلطنت برطانیہ کی۔''
(شہادت القرآن، ص:۳، ضمیمہ بنام گورنمنٹ کی توجہ کے لائق)

''میں اپنی جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ وہ انگریز کی بادشاہت کو اپنے اولی

الامر میں داخل سمجھتے ہوئے دل کی سچائی سے ان کی اطاعت کریں۔"

(ضرورت الامام، ص ۲۳)

"گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے ... اس سلطنت سے لڑائی کرنا اور جہاد کرنا قطعاً حرام ہے۔" (شہادت القرآن، ص ۱۷،۱۸ ضمیمہ)

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو قتال و جہاد میں سب سے آگے اور مرزا نے جہاد کی مخالفت میں کتابوں کی ۵۰ الماریاں لکھ دیں۔

"میں نے ممانعت جہاد، انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ ان سے ۵۰ الماریاں بھر سکتی ہیں۔"

(تریاق القلوب، ص ۲۵)

مرزا جی چوزہ ذبح کرنے لگے تو گردن کی بجائے اپنی انگلی کاٹ لی اور توبہ توبہ کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

(سیرۃ المہدی، ج ۲، ص ۴)

اب آپ ہی بتائیں کہ جو شخص چوزہ ذبح نہیں کر سکتا وہ بھلا جہاد کی مخالفت نہ کرے تو اور کیا کرے؟۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت خدا نے دی اور مرزا، بقول آغا شورش کاشمیری کے، ان تین لوگوں میں شامل تھا جو نبوت کے لئے انٹرویو دینے آئے تھے، ہائے افسوس انٹرویو کاروں کی نگاہ انتخاب مرزا ایسے روسیاہ پر ٹھہر گئی۔

میرا نبی تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مرزا غلام احمد۔

میرے نبی کے پسینے سے خوشبو آئے اور مرزا جب مرا تو اس کے منہ سے زندگی نکل رہی تھی۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو مدینہ میں فوت ہوئے اور وہیں مدفون ہوئے کیونکہ انبیا کرام علیہم السلام جہاں وصال فرماتے ہیں وہیں تدفین ہوتی ہے، جبکہ مرزا لاہور میں لیٹرین میں مرا، قادیان میں دفن ہوا۔

تو بتاؤ اے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکارو! کیا اب بھی اسے نبی تسلیم کرتے ہو؟ اگر کرتے ہو تو تمہاری عقل پر ماتم ہی کیا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو تمہارے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

☆☆ ☆☆

بسم اللہ پڑھنے سے پانی میں کیمیائی تبدیلی

مشہور جاپانی تحقیق کار پروفیسر "مسارو ایموتو" کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لینے اور پانی پر دم کرنے سے اس کی خاصیت تبدیل ہو جاتی ہے، جب کہ اس پانی کی اثر پذیری میں بھی انتہائی اضافہ ہو جاتا ہے، پانی کے ایک قطرے پر قرآنی آیات اور خاص طور پر بسم اللہ پڑھ کر دم کرنے کے بعد اس کا انتہائی طاقتور ترین دوربین سے معائنہ کیا گیا تو انکشاف ہوا کہ پانی کے قطروں نے کلام الٰہی کا اثر قبول کیا ہے، جب کہ یہ بھی ریکارڈ کیا گیا ہے کہ پانی کے ایک قطرے پر شیطانی کلمات پڑھے گئے اور اس پر دم کیا گیا تو دوربین کی مدد سے یہ دکھائی دیا کہ پانی کے اس قطرے نے اپنی شکل تبدیل کر لی اور انتہائی خراب دکھائی دینے لگی، جس سے یہ محسوس ہوا کہ پانی کے اس قطرے نے مکروہ کلمات کا اثر قبول کیا ہے، جاپانی پروفیسر "مسارو ایموتو" کا استدلال ہے کہ ان کی جانب سے آب زمزم کی بعض خصوصیات کا پتہ ضرور لگایا گیا ہے لیکن ابھی تک آب زمزم کی مکمل خاصیت اور بالخصوص ہیئت ترکیبی کا پتہ چلانا انتہائی مشکل کام دکھائی دیا ہے اور یہ ابھی تک تحقیق کے مراحل میں ہے۔ پروفیسر مسارو ایموتو ایک تحقیقی انسٹیٹیوٹ چلاتے ہیں اور وہ گزشتہ کئی دہائیوں سے پانی کی خصوصیات اور اس پر اثر انداز ہونے والے عوامل بالخصوص قرآنی آیات کی اثر پذیری اور انسانی جسم و روح پر اس کے ہونے والے اثرات کا مطالعہ کر رہے ہیں، انہوں نے اس ضمن میں کئی اہم تحقیقات بھی کی ہیں۔ تازہ ترین تحقیقات میں تحقیق کار مسارو ایموتو نے آب زمزم کے حوالے سے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ یہ دنیا کا واحد پانی ہے جو اثر پذیری میں بے مثال ہے، اگر اس پر بسم اللہ پڑھ کر دم کر دیا جائے تو اس کے اثرات میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے، مسارو نے اپنی تازہ ترین تحقیقات میں بتایا ہے کہ آب زمزم کا موازنہ دنیا میں کئی ممالک کی جھیلوں، آبشاروں اور قدرتی پانی کے ذرائع سے حاصل شدہ پانی کے مختلف نمونوں سے کیا گیا تو اس بات کا انکشاف ہوا کہ آب زمزم کا ایک قطرہ دنیا بھر میں پائے جانے والے پانی کے ذخیروں کے مقابلے میں انتہائی اہم اور قیمتی ہے۔ پروفیسر کا کہنا ہے کہ میں نے دیگر پانی کے کئی گلاسوں کے برابر پانی میں زمزم کا ایک قطرہ ملایا تو یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ زمزم کے اثرات اس سارے پانی میں دکھائی دینے لگے، ان کی جانب سے کی جانے والی تحقیق میں اس بات کا بھی پتا چلا ہے کہ ہم عام پانی کی خصوصیات کو تبدیل کر سکتے ہیں لیکن کسی بھی طور پر باوجود کوششوں کے زمزم کی خاصیات کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ انسانوں اور پانی پر کلام الٰہی کے اثرات کی تحقیق کی ابتدا پروفیسر مسارو نے اس وقت شروع کی جب ان کو پتا چلا کہ بیمار بچوں پر قرآنی آیات پڑھ کر دم کیا جاتا ہے تو وہ صحتیاب ہو جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا دل کہتا تھا کہ کوئی ایسا معاملہ ہے کہ قرآن کی آیات پڑھنے کی صورت میں پانی متاثر ہوتا ہے اور پھر وہ انسانی صحت پر اثر ڈالتا ہے، نیز ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان کو تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ اسلام نے کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے روحانی فوائد کیا ہیں؟ پروفیسر کا استدلال ہے کہ اللہ نے پانی میں قوت سماعت و گویائی اور ماحول سے متاثر ہونے کی صلاحیت رکھی ہے، ان کا کہنا ہے کہ اگر تحقیق کی جائے تو یہ بات درست ثابت ہوگی کہ قرآن کی ہر آیت کا پانی پر الگ الگ اثر ہوتا ہے۔

گستاخانِ رسول اور ان کا انجام

ابن عمر فاروقی

آیئے! دیکھتے ہیں خود نبی ﷺ نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے والوں سے کیا سلوک کیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے توہین رسالت پر کیا رویہ اختیار کیا، تابعین اور آئمہ نے کیا ردعمل ظاہر کیا اور گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سلوک کیا۔ فقہاء نے گستاخوں کے لیے کیا احکامات دیے۔ اس بارے میں ائمہ سلف کے فتاویٰ بھی پڑھیے پھر فیصلہ فرمایئے کہ ان حالات میں آج عالم اسلام کی کیا ذمہ داری ہے۔

جیسا کہ قرآن خود بیان کرتا ہے کہ ”جو نفرت ان کافروں کی زبانوں سے ظاہر ہے وہ تو تم کو معلوم ہے اور جو بغض ان کے سینوں میں چھپا ہے وہ بہت زیادہ ہے“۔ یہود و نصاریٰ شروع دن سے ہی شان اقدس ﷺ میں نازیبا کلمات کہتے چلے آرہے ہیں۔ کبھی یہودیہ عورتوں نے آپ ﷺ کو گالیاں دیں۔ کبھی کافر مردوں نے گستاخانہ قصیدے کہے۔ کبھی آپؐ کی ہجو میں اشعار پڑھے اور کبھی نازیبا کلمات کہے۔ (اس زمانے میں شاعری کا دور دورہ تھا، کسی کی ہجو کے لیے قصیدہ کہا جاتا تھا، آج کافروں نے توہین کا انداز بدل دیا ہے اور فلموں کارٹونوں کے ذریعے مذاق اڑایا جاتا ہے۔) تو نبی ﷺ نے شان نبوت میں گستاخی کرنے والے بعض مردوں اور عورتوں کو بعض مواقع پر قتل کروایا۔ کبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دے کر اور کبھی پورے پروگرام کے ساتھ روانہ کر کے۔ کبھی کسی صحابیؓ نے حُبِ رسول ﷺ میں خود گستاخ نبیؐ کے جگر کو چیر دیا اور کبھی عزم کر لیا کہ خود زندہ رہوں گا یا گستاخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کبھی نذر مان لی کہ فلاں گستاخ کو ضرور قتل کروں گا۔ جو گستاخ مسلمانوں کی تلوار سے بچے رہے، انہیں اللہ جل شانہ نے عذابوں میں مبتلا کیا۔ رسوائیوں کا شکار رہے۔ قبر نے اپنے اندر رکھنے کے بجائے باہر پھینک دیا کہ عبرت کا نمونہ بن جائے۔

”اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعن کریں تو ان کفر کے پیشواؤں کے ساتھ جنگ کرو۔“ (التوبہ۱۲)

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کے ضمن میں واضح حکم لگاتے ہیں: ”جو آنحضرت ﷺ کی شان میں بدگوئی کرے، کوئی طعن یا عیب لگائے، وہ قتل کیا جائے گا“۔ (تفسیر ابن کثیر، ج۲ ص۳۷)

عصماء بنت مروان کا قتل

(۲۵ رمضان سن۲ ہجری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خطمہ قبیلے کی ایک عورت نے ہجو کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس عورت سے کون نبٹے گا۔ عمیرؓ بن عدی نے جا کر اسے قتل کر دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا دو بکریاں اس میں سینگوں سے نہ ٹکرائیں یعنی اس عورت کا خون رائیگاں ہے اور اس میں کوئی دو آپس میں نہ ٹکرائیں۔ (الصارم المسلول۔۱۲۹)

بعض مورخین نے اس کی تفصیل یوں بیان کی ہے عصماء بنت مروان بنی عمیر بن زید کے خاندان سے تھی، وہ یزید بن زید بن حصن الخطمی کی بیوی تھی، یہ رسول ﷺ کو ایذاء اور تکلیف دیا کرتی تھی۔ اسلام میں عیب نکالتی اور نبی ﷺ کے خلاف لوگوں کو اکساتی تھی۔ عمیر بن عدی الخطمی، جن کی آنکھیں اس قدر کمزور تھیں کہ جہاد میں نہیں جاسکتے تھے۔ ان کو جب اس عورت کی باتوں اور اشتعال انگیزی کا علم ہوا تو کہنے لگے کہ اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں نذر مانتا ہوں اگر تو نے رسول ﷺ کو بخیر و عافیت مدینہ منورہ لوٹا دیا تو میں اسے ضرور قتل کردوں گا۔ رسول ﷺ اس وقت بدر میں تھے۔ جب آپ ﷺ غزوہ بدر سے تشریف لائے تو عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ آدھی رات کے وقت اس عورت کے گھر میں داخل ہوئے تو اس کے اردگرد اس کے بچے سوئے ہوئے تھے۔ ایک بچہ اس کے سینے پر تھا جسے وہ دودھ پلا رہی تھی۔ عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اس عورت کو ٹٹولا تو معلوم ہوا کہ یہ عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔ عمیر رضی اللہ عنہ نے بچے کو اس سے الگ کر دیا پھر اپنی تلوار کو اس کے سینے پر رکھ کر اس زور سے دبایا کہ وہ تلوار اس کی پشت سے پار ہوگئی۔ پھر نماز فجر رسول ﷺ کے ساتھ ادا کی۔ جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: کیا تم نے بنتِ مروان کو قتل کیا ہے؟ کہنے لگے: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ۔ عمیر رضی اللہ عنہ کو اس بات سے ذرا ڈر سا لگا کہ کہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے خلاف تو قتل نہیں کیا۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس معاملے کی وجہ سے مجھ پر کوئی چیز

واجب ہے؟ فرمایا کہ دو بکریاں اس میں سینگوں سے نہ ٹکرائیں۔ پس یہ کلمہ رسول اللہ ﷺ سے پہلی مرتبہ سنا گیا۔ عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے اپنے اردگرد دیکھا تو فرمایا تم ایسے شخص کو دیکھنا پسند کرتے ہو، جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی غیبی مدد کی ہے، تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''لو یہ نابینا تو ہم سے بازی لے گیا، اس نے ساری رات عبادت میں گزاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے نابینا نہ کہو، یہ بینا ہے۔ (الصارم المسلول ص ۱۳۰)

ابوعفک یہودی کا قتل (شوال ۲ ہجری)

ابن تیمیہ ''مورخین کے حوالے سے شاتم رسول ابوعفک یہودی کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ بنی عمرو بن عوف کا ایک شیخ جسے ابوعفک کہتے تھے، وہ ۱۲۰ سال کا بوڑھا آدمی تھا۔ جس وقت رسول ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہ بوڑھا لوگوں کو آپ ﷺ کی عداوت پر بھڑکاتا تھا اور مسلمان نہیں ہوا تھا، جس وقت رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے اور غزوۂ بدر میں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی تو اس شخص نے حسد کرنا شروع کر دیا اور بغاوت اور سرکشی پر اتر آیا۔ رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مذمت میں ہجو کرتے ہوئے ایک قصیدہ کہا۔ اس قصیدے کو سن کر عاشق رسول ﷺ سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ کی وہی حالت ہوئی جو ایک عاشق رسول کی ہونی چاہئے اور انھوں نے نذر مانی کہ میں ابوعفک کو قتل کروں گا یا اسے قتل کرتے ہوئے خود جان دے دوں گا۔ پس رسول ﷺ کی اجازت کی ضرورت تھی، مل گئی۔ سالم رضی اللہ عنہ موقع کی تلاش میں تھے، موسم گرما کی ایک رات ابو عفک قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے صحن میں سویا ہوا تھا۔ سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ اس کی طرف آئے اور اس کے جگر پر تلوار رکھ دی، جس سے وہ بستر پر چیخنے لگا مگر اس مردود کا کام تمام کر دیا۔ (الصارم المسلول ص ۱۳۸)

انس بن زنیم الدیلمی کی گستاخی

انس بن زنیم الدیلمی نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کی۔ اس کو قبیلہ خذاعیہ کے ایک بچے نے سن لیا، اس نے انس پر حملہ کر دیا۔ انس نے اپنا زخم اپنی قوم کو آ کر دکھایا۔ واقدی نے لکھا ہے کہ عمرو بن سالم خزاعی ''قبیلہ خزاعیہ'' کے چالیس سواروں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس مدد طلب کرنے گیا۔ انھوں نے آ کر اس واقعہ کا تذکرہ کیا جو انھیں پیش آیا تھا۔ جب قافلے والے فارغ ہوئے تو انھوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ انس بن زنیم الدیلمی نے آپ کی ہجو کی ہے تو رسول ﷺ نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔

(الصارم المسلول ص ۱۳۹)

ایک گستاخ رسول عورت

ایک عورت رسول ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''من یکفینی عدوی'' میری دشمن کی خبر کون لے گا؟ تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ (الصارم المسلول ص ۱۹۳)

مشرک گستاخ رسول ﷺ کا قتل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مشرکین میں سے ایک آدمی نے رسول ﷺ کو گالی دی تو رسول ﷺ نے فرمایا: میرے اس دشمن کی خبر کون لے گا تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا تو رسول ﷺ نے اس کا سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ (الصارم المسلول ص ۱۷۷)

دشمن رسول ابورافع یہودی کا قتل

امام بخاریؒ نے ''الجامع الصحیح'' میں درج ذیل واقعہ نقل کیا ہے۔ یہ مثال ایک بہت بڑے اسلام دشمن اور دشمن رسول ابورافع یہودی کے بارے میں ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ سے خوب دشمنی رکھتا تھا اور لوگوں کو بھی رسول اللہ ﷺ سے دشمنی کرنے پر ابھارتا تھا۔ صحیح بخاری میں اس بارے میں جو واقعہ ہے، سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ اس کو یوں بیان فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع یہودی (کے قتل) کے لیے چند انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا۔ ابورافع رسول اکرم ﷺ کو تنگ کیا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے دشمنوں کی مدد کیا کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا ایک قلعہ تھا اور وہیں سکونت پذیر تھا۔ جب وہ اس قلعے کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا۔ لوگ اپنے مویشی لے کر (اپنے گھروں کو) واپس ہو چکے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ یہیں ٹھہرے رہو، میں (اس قلعہ پر) جا رہا ہوں اور دربان پر کوئی تدبیر کروں گا تاکہ میں اندر جانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ چنانچہ وہ (قلعہ کے پاس) آئے اور دروازے کے قریب پہنچ کر انھوں نے خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپا لیا جیسے کوئی قضائے حاجت کر رہا ہو۔ قلعہ کے تمام آدمی اندر داخل ہو چکے تھے۔ دربان نے آواز دی۔ اے خدا کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو جلدی آ جا۔ میں اب دروازہ بند کر دوں گا۔ (سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا) چنانچہ میں بھی اندر چلا گیا اور چھپ کر اس کی حرکات و سکنات دیکھنے لگا۔

جب سب لوگ اندر آ گئے تو اس نے دروازہ بند کیا اور کنجیوں کا گچھا ایک کھونٹی پر لٹکا دیا۔ سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اب میں ان کنجیوں کی طرف بڑھا اور انہیں اٹھا لیا۔ پھر میں نے قلعہ کا دروازہ کھول لیا۔ ابورافع کے پاس رات کے وقت داستانیں بیان کی جا رہی تھیں۔ اور وہ اپنے

خاص بالا خانہ میں تھا۔ جب رات کے وقت قصہ گوئی کرنے والے (داستان گو) اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کے مخصوص کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس تک پہنچنے کے لئے اس دوران میں جتنے دروازے کھولتا تھا، انہیں اندر سے بند کرتا جاتا تھا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اگر قلعے والوں کو میرے متعلق علم ہو بھی جائے تو اس وقت تک یہ لوگ میرے پاس نہ پہنچ سکیں جب تک میں اسے قتل نہ کرلوں۔ آخر میں اس کے قریب پہنچ ہی گیا۔ اس وقت وہ ایک تاریک کمرے میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ (سو رہا) تھا۔ مجھے کچھ اندازہ نہ ہوسکا کہ وہ کہاں ہے؟ اس لئے میں نے آواز دی: ابورافع! وہ بولا کون ہے؟ اب میں نے آواز کی طرف بڑھ کر تلوار کی ایک ضرب لگائی۔ اس وقت میرا دل دھک دھک کر رہا تھا، یہی وجہ ہوئی کہ میں اس کا کام تمام نہیں کرسکا۔ جب وہ چیخا تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک باہر ہی ٹھہرا رہا۔ پھر دوسری مرتبہ اندر گیا۔ میں نے پھر آواز بدل کر پوچھا: ابورافع یہ آواز کیسی تھی؟ وہ بولا تیری ماں غارت ہو۔ ابھی ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے حملہ کیا ہے۔ (سیدنا عبداللہ بن عتیکؓ فرماتے ہیں:) میں نے پھر (آواز کی طرف بڑھ کر) تلوار کی ایک ضرب لگائی۔ اگرچہ میں اس کو خوب لہولہان کرچکا تھا مگر وہ ابھی مرا نہیں تھا۔ اس لیے میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر دبائی جو اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ مجھے اب یقین ہوگیا کہ میں اسے قتل کرچکا ہوں۔

چنانچہ میں نے ایک ایک کرکے دروازے کھولنے شروع کردیے۔ بالآخر ایک زینے پر پہنچا۔ میں یہ سمجھا کہ میں زمین پر پہنچ چکا ہوں، (لیکن میں ابھی پہنچا ہی نہ تھا) اس لیے میں نے اس پر پاؤں رکھ دیا اور نیچے گر پڑا۔ چاندنی رات تھی۔ اس طرح گر پڑنے سے میری پنڈلی زخمی ہوگئی۔ میں نے اس کو اپنی پگڑی سے باندھ لیا اور آخر دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ معلوم نہ کرلوں کہ آیا میں اسے قتل کرچکا ہوں یا نہیں؟ جب مرغ نے اذان دی تو اسی وقت قلعہ کی فصیل (دیوار) پر ایک آواز دینے والے نے کھڑے ہوکر آواز دی: لوگو! میں اہل حجاز کے تاجر ابورافع کی موت کا اعلان کرتا ہوں۔ تب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا چلنے کی جلدی کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو میرے ہاتھوں قتل کرادیا ہے۔

پھر میں نبی اکرمﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپﷺ کو ابورافع کے قتل کی اطلاع دی۔ رسول اللہﷺ نے فرمایا: اپنا پاؤں آگے کرو۔ میں نے اپنا پاؤں آگے کیا تو آپﷺ نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا، میرا پاؤں فوراً اتنا اچھا ہوگیا جیسے کبھی اس میں مجھ کو تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔“

حافظ ابن حجر عسقلانی، ابورافع یہودی کے قتل کے بارے میں مذکورہ بالا حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ایسے لوگوں پر اچانک چھاپہ مار کاروائی کی جاسکتی ہے۔ جس سے مسلمانوں کو انتہائی درجہ کی اذیتیں لاحق ہورہی ہوں۔

یہودی طاغوت کعب بن اشرف کا قتل

”رسول اللہﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا: کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرے گا؟ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولﷺ کو بہت زیادہ ستارہا ہے“۔ اس پر سیدنا محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اس کو قتل کرڈالوں؟ آپﷺ نے فرمایا: ہاں مجھے یہ پسند ہے۔ انہوں نے عرض کیا: کیا آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں گے کہ بقدر ضرورت اس سے جو مناسب سمجھوں، بات کرلوں؟ (خواہ ظاہراً وہ بری اور ناجائز ہی ہو) آپﷺ نے فرمایا: اجازت ہے۔

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور اس سے کہا: یہ شخص (اشارہ رسول اکرمﷺ کی جانب تھا) ہم سے صدقہ مانگتا رہتا ہے اور اس نے ہمیں مشقت میں مبتلا کررکھا ہے۔ اس لیے میں تم سے قرض لینے آیا ہوں۔ اس پر کعب بن اشرف کہنے لگا: ابھی آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا۔ خدا کی قسم! تم بالکل اکتا جاؤ گے۔ سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: چونکہ ہم نے اس کی اطاعت کرلی ہے، اس لیے جب تک یہ معاملہ مکمل نہ جائے کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔ انہیں چھوڑنا بھی مناسب نہیں۔ میں تم سے ایک وسق (ایک وسق ساٹھ (۶۰) صاع کے برابر ہوتا ہے جو تقریباً ایک سو تیں کلو کے برابر بنتا ہے) یا (راوی نے بیان کیا) دو وسق غلہ بطور قرض لینے آیا ہوں۔ (حدیث کے ایک راوی سفیان کہتے ہیں: ہم سے حدیث کے ایک راوی عمرو بن دینار نے یہ حدیث کئی مرتبہ بیان کی لیکن ایک وسق یا دو وسق غلے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کیا حدیث میں ایک وسق یا دو وسق غلے کا بھی ذکر ہے؟ انھوں نے کہا: میرا بھی خیال ہے کہ حدیث میں ایک وسق یا دو وسق کا ذکر آیا ہے)۔

کعب بن اشرف نے کہا: ہاں! میرے پاس کوئی چیز گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کونسی چیز تم گروی چاہتے ہو؟ کعب بن اشرف نے کہا: اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو۔ سیدنا مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم عرب کے نہایت خوبصورت مرد ہو، ہم تمہارے پاس اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں بلکہ کل کلاں انہیں اسی بات پر گالیاں اور طعنے دیے جائیں گے کہ یہ تو وہی ہے ناکہ جسے ایک وسق یا دو وسق

غلے کے بدلے گروی رکھا گیا تھا۔ یہ تو ہمارے لیے بہت بڑی ذلت ہوگی، البتہ ہم تمہارے پاس اپنے ''لائمہ'' گروی رکھ دیتے ہیں (حدیث کے ایک راوی سفیان کہتے ہیں: لائمہ سے مراد ہتھیار اور اسلحہ تھا)۔

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ملاقات کرنے کا وعدہ کیا۔ (کچھ دنوں کے بعد) وہ رات کے وقت کعب بن اشرف کے پاس آئے۔ ان کے ساتھ ابو نائلہ رضی اللہ عنہ بھی تھے اور وہ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر اس کے قلعہ کے پاس جا کر انھوں نے آواز دی۔ وہ باہر آنے لگا تو اس کی بیوی نے کہا: اس وقت (اتنی رات گئے) باہر کہاں جا رہے ہو؟ کعب بن اشرف نے کہا: باہر محمد بن مسلمہ اور میرے رضاعی بھائی ابو نائلہ ہیں۔

ویسے بھی ایک بہادر، معزز اور شریف آدمی کو اگر رات کے وقت نیزہ بازی کے لیے بلایا جائے تو وہ نکل پڑتا ہے۔ عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ جب سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اندر گئے تو ان کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ سفیان سے پوچھا گیا: کیا عمرو بن دینار نے ان کے نام بھی لیے تھے؟ انھوں نے بتایا کہ عمرو بن دینار نے بعض کا نام لیا تھا۔ عمرو بن دینار کے علاوہ دوسرے راوی سفیان بن عینیہ نے ابوعبس بن جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشر اپنے ساتھ دو آدمی اور لائے تھے۔ اور انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ جب کعب ہماری طرف آئے گا تو میں اس کے بال اپنے ہاتھوں میں لے لوں گا اور انہیں سونگھوں گا۔ جب تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ میں نے اس کا سر پوری طرح اپنے قبضے میں لے لیا ہے تو پھر تم تیار ہو جانا اور اسے قتل کر ڈالنا۔ عمرو بن دینار نے ایک دفعہ یہ بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ نے فرمایا پھر میں اس کا سر تمہیں بھی سنگھاؤں گا۔

بالآخر کعب بن اشرف چادر لپیٹے ہوئے باہر آیا۔ اس کے سر سے خوشبو پھوٹ رہی تھی۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آج سے زیادہ عمدہ خوشبو میں نے پہلے کبھی نہیں سونگھی۔ عمرو کے سوا دوسرے راوی سفیان بن عینیہ نے بیان کیا: کعب بن اشرف اس بات پر بولا: میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو ہر وقت عطر میں بسی رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی نظیر نہیں۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں: محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہارے سر کو سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے کہا سونگھ سکتے ہو۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کعب بن اشرف کا سر سونگھا اور ان کے بعد ان کے ساتھیوں نے بھی سونگھا۔ پھر دوسری دفعہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے سر کو سونگھنے کی اجازت مانگی۔ اس نے دوسری دفعہ بھی اجازت دے دی۔ پھر جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے پوری طرح اسے اپنے قبضہ میں کر لیا تو اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ انھوں نے اسے قتل کر دیا پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اس کامیاب کارروائی کی اطلاع دی۔

ام ولد باندی کا قتل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک نابینا کی ام ولد باندی تھی جو نبی ﷺ کو گالیاں دیتی تھی اور آپ کی شان میں گستاخی کرتی تھی یہ اس کو روکتا تھا مگر نہ رکتی تھی، یہ اس کو ڈانٹتا تھا مگر وہ نہ مانتی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ جب ایک رات پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنی شروع کی تو اس نابینا نے ہتھیار (خنجر) لیا اور اس کے پیٹ پر رکھا اور وزن ڈال کر دبا دیا اور مار ڈالا۔ جب صبح ہوئی تو یہ واقعہ حضور ﷺ کے یہاں ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا پھر فرمایا: اس آدمی کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، جس نے کیا جو کچھ کیا، میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے تو نابینا کھڑا ہو گیا، لوگوں کو پھلانگتا ہوا، اس حالت میں آگے بڑھا کہ وہ کانپ رہا تھا حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ یا رسول ﷺ میں ہوں اسے مارنے والا، یہ آپ کو گالیاں دیتی تھی اور گستاخیاں کرتی تھی، میں اسے روکتا تھا وہ رکتی نہ تھی، میں دھمکاتا تھا وہ باز نہ آتی تھی اور اس سے میرے دو بچے ہیں جو موتیوں کی طرح ہیں وہ مجھ پر مہربان بھی تھی لیکن آج رات جب اس نے آپ کو گالیاں دینی اور برا بھلا کہنا شروع کیا تو میں نے خنجر لیا اس کے پیٹ پر رکھا اور زور لگا کر اسے مار ڈالا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: لوگو گواہ رہو! اس کا خون بے بدلا (بے سزا) ہے۔

(ابوداؤد ص ۶، جمع الفوائد ص ۲۸۴ بحوالہ ابوداؤد، نسائی، کنز العمال ج ۷، ص ۳۰۴)

گستاخ یہودیہ کا قتل

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ عورت نبی ﷺ کو گالیاں دیتی اور برا کہتی تھی تو ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا، یہاں تک کہ وہ مرگئی تو رسول ﷺ نے اس کے خون کو ناقابل سزا قرار دے دیا۔ (ابوداؤد ص ۶۰، مطبع نور محمد)

اوپر والا قصہ تو مملوکہ باندی کا تھا مگر غیرت ایمانی نے کسی قسم کا خیال کیے بغیر جوش ایمانی میں جو کرنا تھا کر دیا تو حضور ﷺ نے اس کا بدلہ باطل قرار دیا۔ دوسرا قصہ غیر مملوکہ غیر مسلم کا ہے۔ دونوں واقعات سے معلوم ہوا کہ حضور کی توہین کرنے والا مباح الدم (خون جائز) بن جاتا ہے اور حق کا علمبردار سزاؤں کا غیر مستحق ہو جاتا ہے بلکہ ثواب کا حق دار ہو جاتا ہے۔ اگر عورت بھی گستاخی کی مرتکب ہو تو اس کی سزا میں کمی واقع نہ ہوگی، شرعی حد کے طور پر قتل ہی کی جائے گی۔ (توہین رسالت اور اسکی سزا، از مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی، دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور)

(جاری ہے)

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولانا سید محمد واضح رشید ندوی

علم کی تاریخ میں اس سے بڑی کذب بیانی اور غلط ترجمانی اور گمراہ کن رویہ کی مثال ملنا مشکل ہے جتنی کذب بیانی افترا پردازی سیرت پاک کے سلسلہ میں مغربی اہل قلم کی تحریروں میں ملتی ہے۔ یہ بات اس وقت تو قابل فہم ہے جب علم آزاد نہ تھا اور علم پر کلیسا کے رنگین گہرے پردے پڑے ہوئے تھے لیکن کلیسا سے آزاد ہونے کے بعد علم کی یہ جانبداری اور کلیسا سے بغاوت کے بعد نبیؐ اسلام اور اسلام کے بارے میں اس کلیسائیت کا مظاہرہ اہل علم کی علمی تحقیقات کو مشکوک بنا دیتا ہے۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض محققین جو اپنے علوم و معارف کو حجت سمجھتے ہیں اور بات بہت ناپ تول کے کہتے ہیں اور بڑی گہرائی تک جاتے ہیں وہ بھی جب سیرت پاک، قرآن و حدیث یا اسلامی موضوعات پر آتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کو صلیبیت یا یہودیت کا زبردست کرنٹ لگا اور وہ ہوش و حواس کھو بیٹھے اور غیر معقول بات جو خود ان کے بتائے ہوئے اصول و ضوابط کے خلاف ہے ان کے قلم سے نکل گئی اور بعض اپنے اس جذبہ کا اظہار بھی کر بیٹھتے ہیں اور اس ایذا رسانی کا علمی جواز بھی پیش کرتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اس بڑی تعداد میں کچھ انصاف پسند بھی ہیں، مگر جو تصورات اور تاثرات خاندانی ماحول اور سماج میں اور علم کے حصول کے دوران ان کے ذہنوں میں قائم ہوئے اور اب وہ لاشعور میں دفن ہو گئے وہ جھلک جاتی ہیں۔

ان افترا پردازیوں میں ایک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جنگی مزاج کا دعویٰ ہے جو ان کی طبیعت کی الٹی تصویر ہے، اس بات کو یورپ کے اہل قلم اس قوت سے دہراتے رہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ معلوم ہوتی ہے، حالانکہ صرف جنگوں کی تفصیل میں جایا جائے تو وہ اس عہد کے ماحول اور عالمی حالات کے تناظر میں ناقابل ذکر بات ہے، حقیقت یہ ہے کہ رسول پاک کی زندگی میں جنگ اور انتقام یا تشدد کی کارروائی کا مقابلہ کیا جائے تو محبت، امن اور سختیوں اور تکلیفات کو جھیلنے اور زیادتی کرنے والوں کو معاف کرنے کا عنصر غالب نظر آئے گا اور وہی اس کی بنیادی خصوصیت معلوم ہوگی۔

سب سے بڑی دلیل اس عصر کے دشمنوں کا خود تاثر ہے جو جنگ پر آمادہ تھے اور ہر طرح کی ایذا رسانی ان کو گوارہ تھی ان سے جب بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا گیا تو ان کے بارے میں کسریٰ، قیصر، نجاشی کے دربار میں جو کچھ اوصاف بیان کئے وہ سب سے بڑی دلیل ہے، انہوں نے ان پر کبھی ظلم کا الزام نہیں لگایا، جو لوگ قتل کے ارادے سے نکلے اور تھوڑی دیر گفتگو کے بعد واپس ہوئے ان کے تاثرات سب سے بڑی گواہی ہیں جو علمی اعتبار سے قابل اعتبار ہیں۔

قرآن کریم نے ان کو رحمت للعالمین کے وصف سے یاد کیا اور بیان کی سب سے بڑی خصوصیت بتائی، وہ کہتے ہیں:

"پھر یہ اللہ کی رحمت ہی کے سبب سے ہے کہ آپ ان کے ساتھ نرم رہے اور اگر آپ تند خو سخت طبع ہوتے تو وہ لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو گئے ہوتے، سو آپ ان سے درگزر کیجئے اور ان کے لئے استغفار کر دیجئے اور ان سے معاملات میں مشورہ لیتے رہئے، لیکن جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھئے، بے شک اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے جو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔" (سورۃ آل عمران:۱۵۹)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس کے بارے میں ایثار و قربانی، رحمدلی، تواضع کی صفات بیان کیں:

"وہ اللہ وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ تیز ہیں کافروں کے مقابلہ میں (اور) مہربان ہیں آپس میں، تو انہیں دیکھے گا (اے مخاطب) کہ (کبھی) رکوع کر رہے ہیں (کبھی) سجدہ کر رہے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں، ان کے آثار سجدہ کی تاثیر سے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں، یہ ان کے اوصاف توراۃ میں ہیں اور انجیل میں ان کا وصف یہ ہے کہ وہ جیسے کھیتی کہ اس نے اپنی سوئی نکالی، پھر اس نے اپنی سوئی کو قوی کیا، پھر وہ اور موٹی ہوئی، پھر اپنے تنہ پر سیدھی کھڑی ہو گئی کہ کسانوں کو بھی بھلی معلوم ہونے لگی، یہ نشو و نما صحابہ کرامؓ کو اس وجہ سے دیا تاکہ کافروں کو ان سے جلائے اور اللہ نے ان سے جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک کام کئے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔" (سورۃ فتح:۲۹)

اس رحم دلی کی سب سے بڑی مثال فتح مکہ کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان ہے کہ جب جنگوں کی تاریخ اور خود عصر حدیث میں عیسائیوں کے غلبہ کی تاریخ مفتوحہ قوم کے ساتھ سخت قسم کے انتقام اور سفاکانہ رویہ کی ہے' رومیوں نے ایسا کیا تو کیا' وہ پرانی بات ہے لیکن خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لگانے والوں نے اپنی فتح کے موقع پر مفتوحہ قوموں کے ساتھ صلیب کے سایہ میں کیا کیا وہ خود ان کی تاریخوں میں محفوظ ہے' انیسویں اور بیسویں اور اکیسویں صدی میں ان تہذیب اور انسانیت کا دم بھرنے والوں نے جو کیا وہ کسی پر مخفی نہیں ہے۔

طائف والوں نے جیسی اذیت پہنچائی لیکن جب فرشتے نے عذاب کی بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور کہا کہ ان کی اولاد ہو سکتا ہے حق قبول کرے' اس شہر میں جہاں کوئی ظلم و زیادتی ایسی نہیں ہے جو اس پاک ذات پر جس کو وہ صادق و امین کہتے تھے' نہ کی گئی ہو اس شہر کے لوگوں نے ان پر جنگ بھی تھوپی' ان کے خلاف سازشیں بھی کیں' اس کے فتح ہونے پر یہ کہا گیا' "الیوم یوم المرحمۃ" اور جس سے سب سے زیادہ دشمنی کی' اس کے بارے میں کہا گیا جو اس کے گھر میں پناہ لے وہ محفوظ ہے' اس کے بعد عام معافی کا اعلان' ایسی فتح اور ایسے فاتح کی تاریخ میں مثال نہیں مل سکتی' وہ واقعی رحمۃ للعالمین تھے پھر آخری خطبہ میں مساوات انسانی کا اعلان کن الفاظ میں کیا گیا:

"سب آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں' کسی کو کسی پر امتیاز حاصل نہیں' امتیاز کی بنیاد صرف خدا کا خوف ہے۔"

اس ذات کے بارے میں جو غلبہ کے وقت' قوت کے وقت، طاقت کے استعمال کے بجائے عفو و درگزر کا رویہ اختیار کرے' جو خادموں تک سے سخت لہجہ میں بات نہ کرے' جو جانوروں تک کے بارے میں رحم کا معاملہ کرنے کا حکم دے' اس کے بارے میں ان علم کے دعویداروں کی ہفوات ان کے علم کا پول کھول دیتی ہیں' اور ان کے موضوعیت کے دعویٰ کے کھوکھلے پن کو ظاہر کرتی ہیں۔

مسلمانوں سے غلطی یہ ہوئی کہ انہوں نے غزوات کو زیادہ توجہ کا موضوع بنایا اور سیرت پاک کے غالب عناصر کو اس تفصیل سے نہیں پیش کیا اور سیرت پاک پر مختلف زبانوں میں تفصیل سے پیش نہیں کیا اور ختم نبوت اور نبوت کے اثبات پر زیادہ بحثیں کیں' سیرت کے رحم' محبت' انسانیت' بشری خصوصیات اور ملکوتی صفات کو پیش کیا جاتا تو اس سے وہ مقصود بھی حاصل ہو جاتا' اب جب کہ پھر یورپ سے آندھیاں اٹھنے لگی ہیں اور وہ موضوع پھر قوت کے ساتھ پیش کیا جانے لگا ہے' ضرورت ہے کہ سیرت پاک کو اس رنگ میں پیش کیا جائے کہ وہ انسانیت کے لئے اس ظلماتی عہد میں کس طرح نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے اور انسانیت اس سے کس طرح بیدار ہو سکتی ہے؟

☆☆......☆☆

عہد رسالت کے دو بچے

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مشہور اور بڑے صحابہ میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں، میں لڑنے والوں کی صف میں کھڑا تھا، میں نے دیکھا کہ میرے دائیں اور بائیں جانب انصار کے دو کم عمر لڑکے ہیں.... مجھے خیال ہوا کہ میں اگر قوی اور مضبوط لوگوں کے درمیان ہوتا تو اچھا تھا کہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کر سکتے۔ میرے دونوں جانب بچے ہیں، یہ کیا مدد کر سکیں گے؟ اتنے میں ان دونوں میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: چچا جان! تم ابو جہل کو بھی پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! پہچانتا ہوں، تمہاری کیا غرض ہے؟ اس نے کہا: مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گالیاں بکتا ہے۔ اس پاک ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر میں اس کو دیکھ لوں تو اس وقت تک اس سے جدا نہ ہوں گا کہ وہ مر جائے یا میں مر جاؤں۔ مجھے اس کے اس سوال اور جواب پر تعجب ہوا، اتنے میں دوسرے نے بھی یہی سوال کیا، جو پہلے نے کیا تھا، وہی اس نے بھی کہا... اتفاقاً میدان میں ابوجہل دوڑتا ہوا مجھے نظر پڑ گیا، میں نے ان دونوں سے کہا کہ تمہارا مطلوب جس کے بارے میں تم مجھ سے سوال کر رہے تھے، وہ جا رہا ہے.... دونوں یہ سن کر تلواریں ہاتھ میں لئے ہوئے ایک دم بھاگے چلے گئے اور جا کر اس پر تلوار چلانی شروع کر دی، یہاں تک کہ اس کو گرا دیا... (بخاری شریف)

مرسلہ: قاری محمد مظہر حسین منڈی جہانیاں

خبروں پر ایک نظر

''حیات مسیح علیہ السلام کانفرنس'' پشاور میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا خطاب

پشاور (مولانا عابد کمال) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع ونزول کا مسئلہ چودہ سو سال سے متفقہ چلا آرہا ہے اور اس بات پر اجماع امت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب بنفس نفیس تشریف لا کر انبیاء کرام کی طرف سے عالم ارواح میں کئے گئے عہد و پیمان میں حضرات انبیاء کرام کی نیابت کریں گے۔ وہ یہاں اچینی پایان کی مسجد میں منعقدہ ''حیات مسیح علیہ السلام کانفرنس'' سے خطاب کر رہے تھے۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخواہ کے امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے کی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور خلیفہ کی حیثیت سے ہوگی، وہ چالیس سال تک امامت و خلافت کے فرائض سرانجام دیں گے۔ عدل وانصاف کا دور دورہ قائم کریں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، حج وعمرہ کریں گے، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر درود وسلام پڑھیں گے، آپ ان کے درود وسلام کا جواب دیں گے، چالیس سال تک حکومت کریں گے، شادی کریں گے، دو بیٹے ہوں گے، ایک کا نام موسیٰ اور دوسرے کا نام محمد رکھیں گے، پھر ان کی موت واقع ہوگی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں دفن ہوں گے۔ واضح رہے کہ اچینی پایان کے لاہوری گروپ کے مرزائیوں نے مسلمانوں کو مناظرے کا چیلنج دیا تو مقامی جماعت کی استدعا پر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا وقت دیا گیا۔ مرزائی، مولانا کا نام سن کر مناظرہ سے راہ فرار اختیار کر گئے تو مقامی جماعت کی استدعا پر مولانا شجاع آبادی تشریف لائے اور انہوں نے مرزائیوں کے پسندیدہ موضوع پر تقریباً گھنٹہ بھر خطاب کیا۔ آخر میں آدھ گھنٹہ سے زائد سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی، جس میں مقامی احباب نے قادیانیت سے متعلق بہت سارے سوالات کئے، جن کا مولانا شجاع آبادی نے تسلی بخش جواب دیا۔ ۲۹ نومبر آپ خالق آباد تشریف لے گئے۔

جامعہ ابو ہریرہؓ میں خطاب

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نوشہرہ مجلس کے روح رواں قاری محمد اسلم اور نوشہرہ پشاور کے مبلغ مولانا عابد کمال کی معیت میں جامعہ ابو ہریرہؓ خالق آباد تشریف لے گئے، جہاں جامعہ ابو ہریرہؓ کے بانی ومہتمم معروف عالم دین اور مذہبی اسکالر مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے اپنے مدرسہ کے اساتذہ کے ساتھ ختم نبوت کے وفد کا استقبال کیا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامعہ کے اساتذہ کرام اور منتہی طلبا سے خطاب کرتے ہوئے بتلایا کہ ختم نبوت تحریک کے پہلے قائد خلیفۃ الرسول بلافصل حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں، جنہوں نے مسیلمہ کذاب اور اس کے ہزاروں متبعین کا قلع قمع کیا اور قادیانیت کے مقابلہ میں تحریک ختم نبوت کے الہامی قائد امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ ہیں، جنہوں نے دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ کرام کو موضوعات دے کر ان سے کتب اور رسائل لکھوائے۔ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقاء کے ذریعہ قادیانیت کا عوامی سطح پر احتساب کرایا اور شاہ جی کو ''امیر شریعت'' کا لقب عنایت فرمایا۔ علامہ اقبال کو قادیانیت کے چنگل سے نکال کر قادیانیت کے مدمقابل لا کھڑا کیا۔ مولانا ظفر علی خانؒ اور ان کے اخبار روزنامہ ''زمیندار'' کو اس محاذ پر لگایا۔ انہوں نے طلباء واساتذہ کرام سے کہا کہ قادیانیت کے مقابلہ میں اپنی صلاحیتوں کو وقف کرکے اپنے علماء ومشائخ کی روایات کے امین بنیں۔ مولانا شجاع آبادی صاحب جامعہ سے فارغ ہوکر راولپنڈی تشریف لے گئے۔

اظہار تعزیت

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ اسٹیل ٹاؤن کراچی کے سرگرم کارکن اور مخلص ساتھی بھائی فیضان احمد گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنی عمر عزیز کے ابھی ۱۶ سال ہی گزار پائے تھے کہ وقت موعود آن پہنچا اور اپنے مالک حقیقی کو لبیک کہتے ہوئے اس جہان فانی سے ملک عدم کو سدھارے۔ ایک ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوگئے تھے۔ دس روز تک ہسپتال میں زیر علاج رہے مگر جانبر نہ ہوسکے۔ انہیں ان کے آبائی گاؤں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائے اور ان کے لواحقین کو اس جواں سال اور نوجوان کی رحلت کا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۰ جنوری کو لاہور میں تحفظ ناموس رسالت ریلی نکالی جائے گی

پوپ بینی ڈکٹ کے بیان سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں

لاہور (نمائندہ خصوصی) تحریک ناموس رسالتؐ کے مرکزی، صوبائی اور ضلعی راہنماؤں کا ایک مشترکہ اجلاس دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم ٹاؤن لاہور میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محب النبی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا محمد امجد خان، امیر العظیم، ملک بشیر احمد نظامی، مولانا رمضان منظور، مولانا سید محمود میاں، مولانا مجیب الرحمن انقلابی، مولانا محمد یوسف احرار، مولانا سید عبدالخبیر آزاد، حافظ کاظم رضا نقوی، قاری احمد سعید، مولانا جمیل الرحمن اختر، حافظ عبدالودود شاہد، قاری نذیر احمد، محمد جہانگیر، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، حافظ محمود اشرف، میاں اویس، بلال میر، قاری ضیاء الحسن بخاری، مولانا اسماعیل فیض، حافظ غضنفر عزیز اور دیگر راہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس کے اختتام پر مولانا محمد امجد خان، امیر العظیم، ملک بشیر نظامی اور مولانا رمضان، عرفان لدھیانوی، مولانا منظور نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ناموس رسالت قانون کے خاتمہ کے حوالے سے پوپ بینی ڈکٹ کے بیان کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس بیان کے خلاف جمعۃ المبارک ۱۴ رجنوری کو یوم احتجاج منایا جائے گا، مساجد میں قرارداد مذمت منظور کی جائیں گی اور علماء ناموس رسالت پر بیان کریں گے۔ انہوں نے پوپ کے بیان کو مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف قرار دیتے ہوئے اس کو پاکستان کے مذہبی و اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دیا، انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت قانون کے خلاف مہم عالمی سازشوں کا حصہ ہے، جس کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا جائے گا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۳۰ رجنوری کو ناصر باغ لاہور سے پنجاب اسمبلی تک ایک تاریخ ساز ریلی ہوگی، جس سے مولانا فضل الرحمن، ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، سید منور حسن، پروفیسر ساجد میر اور دیگر قائدین خطاب کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ریلی کے انتظامات کے لئے مختلف کمیٹیاں تشکیل دے دی گئیں، انہوں نے یہ بھی بتایا کہ تحریک ناموس رسالت کی صوبائی باڈی کا اجلاس ۱۸ رجنوری کو لاہور میں ہوگا۔ انہوں نے حکومت اور اپوزیشن پر زور دیا کہ وہ گومگو کی کیفیت سے باہر نکلیں اور اس دینی معاملہ پر جرأت کا مظاہرہ کریں اور قوم کے ساتھ کھڑے ہوں۔

تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

۱۲ مارچ کو ٹنڈو آدم میں منعقد ہوگی

ٹنڈو آدم (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کا ایک اہم اجلاس حضرت علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ کی زیر صدارت دفتر ختم نبوت میں ہوا، جس میں مولانا محمد راشد مدنی، حافظ زاہد حجازی، مقامی امیر حاجی محمد عمر جونیجو، ناظم منور حسین قریشی، ڈاکٹر خالد آرائیں، محمد ہاشم بروہی، ارشاد قریشی، حافظ محمد فرقان انصاری و دیگر نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ حسب معمول اس سال ۳۰ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم ۱۲ رمارچ ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ منعقد کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ ناظم اعلیٰ سے مشاورت کرلی گئی ہے۔ حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحبؒ کے وصال کے بعد امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کی سرپرستی میں ٹنڈو آدم میں منعقد ہونے والی پہلی کانفرنس ہے۔ مولانا محمد راشد مدنی اور مفتی محمد طاہر کی پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو علمائے کرام سے رابطہ کرکے کانفرنس میں خطاب کے لئے وقت لے گی۔ کانفرنس میں مجلس کے اکابرین کے علاوہ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، مفتی محمد نعیم، اسعد اللہ بھٹو، مولانا اسعد تھانوی، ڈاکٹر عامر لیاقت، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا محمد مراد ہالیجوی، صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ خلیل احمد، مفتی تقی الدین شامزئی، مفتی محمد بن جمیل، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی اور مفتی زرولی خان سمیت ملک بھر کے علماء کرام کی شرکت متوقع ہے۔ اجلاس مولانا احمد میاں حمادی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

یاحَیُّ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا قیُّوم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کثرت سے پڑھیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ o اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ o

خصوصی گزارش: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے والے حضرات سے حرم کعبہ اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام کی درخواست ہے

نیکی ہو، نیکی پھیلاؤ / شیخ محمد عاطف پوری، اوکاڑہ Email:Muhammadatif78692@avi.com

REGD. SS.160

حضرات علماء کرام کی خدمت میں ضروری گزارش

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم. اما بعد!

بخدمت جناب حضرات علماء کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سے بہتر کون اس بات کو جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کا مسئلہ مسلمانوں کے ایمان کی جان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ سی گستاخی انسان کو دارین کی فلاح سے محروم اور ابدی عذاب وشقاوت کا مستحق بنادیتی ہے۔

حال ہی میں ملکی اخبارات میں ننکانہ کی ملعونہ آسیہ کا کیس بہت شہرت حاصل کر گیا ہے۔ اس مسیحی خاتون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا ارتکاب کیا۔ پنچائت، پولیس کی انکوائری نے اسے ملزم ثابت کیا، پرچہ درج ہوا، سیشن جج نے کیس کی سماعت کی، گواہان کے بیانات، مقدمہ کے چالان اور خود ملزمہ کے اعتراف کے بعد عدالت نے اسے مجرم قرار دے کر سزا سنائی۔

ہائی کورٹ میں اس فیصلہ کے خلاف مجرمہ نے اپیل دائر کر رکھی ہے۔ اس کی سماعت نہیں ہوئی، اگر ہائی کورٹ کا فیصلہ مجرمہ کے خلاف ہوا تو سپریم کورٹ میں اس کے خلاف اپیل کا مرحلہ باقی ہے۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ اگر خلاف ہوجائے تو بھی مجرمہ سپریم کورٹ میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کے خلاف نظر ثانی کی درخواست کا حق رکھتی ہے۔ ابھی تمام تر یہ عدالتی طریق کار باقی ہیں۔ ان سب کو نظر انداز کر کے ملعونہ آسیہ کے ہاں جیل میں گورنر پنجاب گئے اور پھر ملک میں آسیہ کو بچانے کی جدوجہد، اس قانون تحفظ ناموس رسالت کو ختم کرنے کا پروپیگنڈا اس زور کے ساتھ شروع ہوگیا ہے کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔

ان حالات میں پیپلز پارٹی کی ایک رکن قومی اسمبلی محترمہ شیریں رحمٰن نے اس قانون کو ختم کرنے یا تبدیل کرنے کا بل قومی اسمبلی میں جمع کرادیا ہے۔

گورنر پنجاب، شیریں رحمٰن، ملک بھر کی این جی اوز وغیرہ کی کارروائیوں کو امریکی مطالبہ کے تناظر میں دیکھا جائے تو شدید اندیشہ پیدا ہوگیا ہے کہ کسی وقت بھی قانون تحفظ ناموس رسالت کو ختم کرنے کی سازش تکمیل کو پہنچ سکتی ہے۔ اس کے بعد سوائے کف افسوس ملنے کے ہمارے پاس باقی کچھ نہ رہ جائے گا۔

ان حالات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ خطبہ جمعہ، تحریر وتقریر، اخبارات کے ذریعہ اس قانون کی اہمیت وافادیت اور تحفظ ناموس رسالت کی مسلمانوں کے ہاں حساسیت کے لئے رائے عامہ کو بیدار کرنے میں اپنا فرض ادا کریں، اپنے حلقہ کے قومی اسمبلی کے ممبران کو قائل کریں کہ اسمبلی میں بھی اس سازش کو ناکام بنائیں۔ امید ہے کہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو پیغمبر علیہ السلام کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے صرف کر کے ممنون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔

والسلام

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
نائب امیر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ